ترجمان اسلام

ہفت روزہ

لاہور (پاکستان)

نگران اعلیٰ
مولانا مفتی محمودؒ

۱۶ر فروری ۲۳ر فروری ۷۹ء

شمارہ نمبر ۷

قائدِ اعظم کے نادان دوست

ایک خطرہ

برطانوی روزنامے گارڈین کا تبصرہ

اسلام!

ربیع الاوّل سے ربیع الاوّل تک

قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

- اللہ والوں کی دنیا
- ملتان کے لیل و نہار
- فرقہ واریت کا جن پھر بوتل سے باہر
- مکتوب رحیم یار خان
- مولانا محمد شریف اور مولانا منظور احمد [illegible] کا دورہ
- رواں دواں
- وزیرستان میں ظلم
- طلباء کی سرگرمیاں
- دارالعوام اور مسائل
- شہر شہر سے خبریں
- اور اداریہ

بخدمتِ گرامی مقتدائے انام مرجعِ خواص و عوام

حضرۃ مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ومن لدیکم۔ بعد از اظہارِ عقیدت وحرمت واجبہ ملتمسِ خدمت ہوں کہ حضرت والا کا جو احترام و وقار اس عاجز کے قلب میں ہے اس کا اظہار زبان و قلم سے کما حقہٗ ممکن نہیں مگر باوجود اینہمہ ایک طویل عرصہ سے وساوس و خدشات کی امواج سکونِ قلب کو متلاطم کر رہی ہیں جس کے مداوا کے لیے ذاتِ گرامی صفات کی طرف رجوع کرنا ضروری معلوم ہوا۔

۱۔ مجھ سے زیادہ آپ کے علم میں ہے کہ مخالف جماعتیں (جو کسی وقت اپنی مقصد برآری کے لیے معاہدۂ اتحاد میں شریک ہو گئی تھیں حالانکہ ان کی نیابت ابتدا ہی سے بخیر نہ تھی) شب و روز پورے ملک کا طوفانی دورہ کر رہی ہیں اس سے ان جماعت ہائے شاذہ کا مقصد صرف اپنا تعارف نہیں بلکہ حکومت میں شریک اتحاد پر کیچڑ اچھالنا، کردار کشی کرنا، الزام تراشی اور بہتان طرازی ہے۔ ایک طرف اصغر خان بڑی ڈھٹائی سے یہ تہمت لگا رہے ہیں کہ [illegible] کی سیاسی جماعتوں نے پاکستان کا اقتدار سنبھال لیا ہے دوسری طرف شاہ احمد نورانی اپنے اکابر کے سیاہ کارناموں پر پردہ ڈالنے کے لیے بدستور اصغر خان کی تائید کرتے ہوئے مزید یہ الزام عائد کر رہے ہیں کہ فقہ حنفی کو پسِ پشت ڈال کر [illegible] باہر سے وضع شدہ قانون درآمد کر رہا ہے اور [illegible] ادین نافذ کرنا چاہتا ہے جبکہ فقہ حنفی کا [illegible] فتاویٰ عالمگیری" موجود ہے۔

[illegible] والا! یہ تجربہ عقائد کے حاملین تو بخود [illegible] کیا جذبہ کارفرما [illegible] عوام ان [illegible] اور [illegible] ہمارے [illegible] صداے بہ نماستند!

۲۔ ہمارے قابلِ احترام زعماء لائقِ صد اکرام علماء ہمیں صرف یہ تلقین کیے جا رہے ہیں کہ صبر و ضبط سے کام لیں۔ عرض یہ ہے کہ بلاشبہ تحمل و حلم قابلِ تعریف سہی مگر جہاں اس کی رعایت سے فضا میں زہر پھیل رہا ہو اور شر میں اضافہ ہو رہا ہو تو بھی دفاع کرنا خلافِ مصلحت ہے؟ کیا ہم نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی ہی کو لائحہ عمل بنا لیا ہے؟ کیا مدنی زندگی کے سبق کو بروئے کار لانا ممکن نہیں؟ بزدل مخالف ہمیشہ اپنے مقابل کی شرافت سے ناجائز استفادہ کرتا ہے اور اس کی ڈھٹائی اور ہرزہ سرائی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور یہ بے باکی اب چیلنج پر منتج ہو رہی ہے۔

۳۔ ہماری جماعت ہائے "اتحاد" کی خاموشی سے یا تو یہ مفہوم اخذ کیا جائے کہ "اتحاد" کو نہ تو انتخاب سے کوئی غرض ہے اور نہ اس کو انعقادِ انتخابات کا یقین ہے یا "اتحاد" کی پوزیشن اس قدر مستحکم ہے کہ الیکشن کے اعلان کے بعد جب پبلک سے اپنے امیدوار کی کامیابی کی اپیل کی جائے گی تو ان کا امیدوار بلا مزاحمت کامیاب ہو جائے گا حالانکہ ہر دو مفروضے خلافِ حقیقت ہیں۔

۴۔ قیامِ پاکستان سے آج تک جمعیۃ علماء اسلام کو مخالفِ پاکستان ثابت کرنے کی ناپاک سعی جاری ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کے لیے صرف اکابر کے بیانات اور مدلل مقالے محدود پیمانہ پر شائع ہوئے۔ عوامی سطح پر اس کے ازالہ کی کوئی مہم نہ چلائی گئی حالانکہ عام شعور [illegible] ان مقالوں سے استفادہ نہیں کر سکتا۔

۵۔ [illegible] یا مقصد [illegible] کے لیے دوسری جماعتیں ملک گیر [illegible] کم از کم دفع فرما [illegible] کے لیے بھی [illegible] چاہیے۔ آخر اس کا وقت کب آئے گا؟ یہ تو تسلیم ہے کہ ہمارے اکابر کی اکثریت اپنی مصروفیت اور ضعف کی وجہ سے پورے ملک کا دورہ نہیں کر سکتی تاہم ان میں سے کئی حضرات علوِ ہمت سے مخالفین کے دجل و تلبیس کے تار و پود بکھیر سکتے ہیں اور اس کا یہ آخری لمحہ ہے۔ زعماء و مبلغین کے وفود ملک کے اطراف و جوانب میں ایک منظم پروگرام کے تحت دورہ کریں تو امید واثق ہے کہ ہر جگہ ان کی شاندار پذیرائی ہو گی اور یہ جماعت ملک کی مستحکم ترین جماعت بن جائے گی۔

۶۔ جب تک چیلنج کا مقابلہ چیلنج سے نہ کیا جائے گا ان ہرزہ سراؤں کا منہ بند نہ ہوگا اور عوام کا ہمارے بارہ میں سوءِ ظن بڑھتا رہے گا۔ جب تک ان بدلگاموں کو تعزیر نہ کی جائے گی یہ اپنی حرکاتِ مذمومہ ترک نہیں کریں گے۔ مجھے بلکہ ہر جمعیۃ کے کارکن کو یقین ہے کہ یہ نام نہاد محبِ اسلام، ہمارے مجاہدین کے مقابلہ میں فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ثابت ہوں گے۔

آخر میں استدعا ہے کہ بڑوں کی باتیں تو ہمیشہ بڑی ہوتی ہیں مگر کبھی کبھی قَدْ يُوجَدُ فِي النَّهْرِ مَا لَا يُوجَدُ فِي الْبَحْرِ کا مقولہ بھی سنا جاتا ہے۔ موجودہ حالت کے بارہ میں میری یہ نیاز مندانہ گزارش ہے کہ حالت بگڑ رہی ہے اصلاحِ حال کے لیے فوری اقدام ضروری ہے تاکہ رائے عامہ کو ہموار کیا جا سکے۔

دگر بینم کہ نابینا و چاہ ست — اگر خاموش بنشینم گناہ ست

مرا دا ما نصیحت بود و گفتیم — حوالت با خدا کردیم و رفتیم

آخر میں مکرر عرض ہے کہ اس تحریر کا مقصد صرف توجہ مبذول کرانا ہے۔ نہ کہ آپ کو نمایاں کرنا۔

خادمِ دینِ متین محمد یٰسین

امیر جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور

نفاذ شریعت کا آغاز

قوم کی دیرینہ آرزوؤں، اُمنگوں اور تمناؤں کے مطابق صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے ۱۲ ربیع الاوّل کے مبارک موقعہ پر اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کر دیا۔ اب یہ پوری قوم کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ جنرل صاحب کی طرف سے کئے گئے اقدامات کی عملی تنفیذ میں حکومت سے تعاون کرے اور جنرل صاحب کی پیشکش کے جواب میں حکومت کو مفید مشورے اور روبہ عمل تجاویز پیش کرے۔

اس اعلان کے بعد جہاں جنرل صاحب نے اپنی نیک نامی میں اضافہ کیا ہے وہاں پاکستان قومی اتحاد بھی پہلے مرحلے میں سرخرو ہو گیا۔ قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود نے قوم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم جن دو مقاصد (اسلامی نظام کی تنفیذ اور انتخابات کے انعقاد کیلئے) حکومت میں شامل ہوئے ہیں اگر وہ پورے نہ کئے گئے تو حکومت سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

خدا کا شکر ہے کہ قومی اتحاد قوم کے تعاون سے اپنی منزل کے قریب ہو گیا ہے لیکن دوسرا مرحلہ ابھی باقی ہے اگر قوم نے قومی اتحاد سے اپنا تعاون جاری رکھا اور حکومت سے بے جا اور بے مقصد محاذ آرائی کے بجائے تعاون علی البر کے اصول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے نیکی کے کاموں میں معاونت کی تو وہ دن دُور نہیں جب نمائندہ حکومت کا مقصد بھی بطریق احسن پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

ہمیں یہ بات کہنے میں کوئی باک نہیں کہ قومی اتحاد سے نکلنے والی بعض جماعتوں نے قومی اتحاد کی وضاحتوں اور بار بار کی یقین دہانیوں کے باوجود قومی اتحاد پر رکیک حملے کئے شب و شتم کیا حتیٰ کہ بعض عالمانِ دین نے انتہائی بازاری قسم کی زبان استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ یہ جماعتیں اور یہ رہنما دانستہ ایسی کوششوں میں مبتلا رہے جن سے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ شاید اسلامی نظام کے نفاذ کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔

مگر قومی اتحاد کے راہنماؤں کی دور اندیشی، تحمل مزاجی، حب الوطنی، اسلام دوستی، معاملہ فہمی اور صدر محترم کی جرأت و بسالت نے ان راہنماؤں اور جماعتوں کی ذاتی الزام تراشی کو درخورِ اعتناء نہ خیال کرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف سفر جاری رکھا اور پہلے مرحلے میں کامیابی حاصل کی۔

ہم توقع رکھتے ہیں کہ صدر پاکستان اور قومی اتحاد کے بالغ نظر قائدین آئندہ بھی اسی حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہیں گے اور اس عظیم مقصد کی تکمیل و تمیم کر سکیں گے جس کا انہوں نے قوم سے وعدہ کیا ہوا ہے اور جس کی اولیات کا مسرت آگیں آغاز کیا جا چکا ہے۔

قومی اتحاد سے علیحدہ ہونے والی جماعتوں کے بعض رہنماؤں نے گو اسلامی نظام کے نفاذ کا خیر مقدم کیا ہے مگر اس موقع پر بھی وہ اپنی روایتی تنگ نظری اور دلی روگ کو نہیں چھپا سکے۔ ان میں سے نظام مصطفیٰ کی اجارہ دار ایک پارٹی کے جنرل سیکرٹری نے تو اس کامیابی کا سہرا حکومت اور اسلامی نظریہ کی کونسل کے سر باندھا ہے۔ اور اس پارٹی کے صدر گرامی نے صرف اور صرف جنرل ضیاء الحق کو یہ کہہ کر خراجِ تحسین پیش کیا ہے کہ ”صدر مملکت نے نظام مصطفیٰ نافذ کر کے پاکستان کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے“ اس سے قبل یہی رہنما اپنے ایک بیان میں یہ کہہ چکے ہیں کہ اگر اسلامی نظام نافذ ہوا تو ود

ترجمان اسلام

سال نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۷

جمعۃ المبارک ۱۷ فروری ۱۹۷۹ — ربیع الاوّل ۹۹

زیر سرپرستی
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
الزام الحق قادری

معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ -/۶۵ روپے
ششماہی -/۳۳ روپے
سہ ماہی -/۱۷ روپے

فی پرچہ
ایک روپیہ پچاس پیسے

مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

برائے رابطہ کیلئے: ہفت روزہ ترجمان اسلام ۔ نگہ محل لاہور ۸

مہتمم: مولانا عبید اللہ انور ۔ پرنٹر و پبلشر ۔ مطبع ۔ لاہور

ہماری کوششوں سے ہی ہوگا کیونکہ ہم حکومت سے باہر رہ کر حکومت پر دباؤ قائم رکھے ہوئے ہیں۔ ان صاحب نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا کہ اسلامی نظام موجودہ حکومت نافذ کردے ہم تعاون کریں گے یہ ہمیشہ یہی راگنی الاپتے رہے کہ سب سے پہلے انتخابات کرائے جائیں یہ اکتوبر کی بجائے جولائی میں انتخابات کی بات کرتے رہے اور اب کہتے ہیں کہ ہمارے دباؤ سے ایسا ہوگا بقینی کا یہ عالم ہے کہ اگر ہوا تو کا جملہ استعمال کرتے ہیں۔

اس کے برعکس پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود نے واضح اور واشگاف الفاظ میں عظیم الشان جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے ببانگ دہل کہا کہ اسلام کے معاملے میں ہم غیر سیاسی ہوں انہوں نے صاف صاف کہا کہ مجھے اسلام سے غرض ہے خواہ وہ کسی کے ہاتھوں آئے۔ آئے تاکہ تخلیق پاکستان کا مقصد پورا ہو۔

انا ولا غیری کا نعرہ لگانے والے ان راہنماؤں کو کم از کم اب تو کھل کر اپنی غلطی اور قومی اتحاد کی کامیابی و حق بجانب ہونے کا اعتراف کرنا چاہیے تھا۔ مگر افسوس کہ خود نمائی کا ذوق اور زفامت کی بلندی کا شوق بسم اللہ کے گنبد سے نکلنے ہی نہیں دیتا اور اس بات کی تیچ کی جا رہی ہے جو ایک مرتبہ ان کے منہ سے نکل گئی ہے۔

اس کے ساتھ ہی جنرل محمد ضیاء الحق سے بھی ہم ایک گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اسلامی نظام کی عملی تنفیذ میں حائل رکاوٹوں کو دور اسی جذبہ سے سرشار ہو کر کریں جس جذبہ سے سرشار ہو کر انہوں نے اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کیا ہے۔ پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود اور دوسرے رہنما بار بار یہ بات کہہ چکے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ موجودہ بیوروکریسی اسلامی نظام کی عملی تنفیذ میں رکاوٹ ثابت ہوگی۔ یہ رہنما ان خدشات کا اظہار اس تجربہ کی بنیاد پر کر رہے ہیں جو خاص طور پر انہیں حکومت میں شامل ہونے کے بعد ہوا ہے۔

خود صدر محترم بھی اس حقیقت سے یقیناً باخبر ہوں گے جس کی طرف مفتی صاحب اور دوسرے رہنما حکومت کی توجہ دلا رہے ہیں۔ اب جنرل صاحب کو بیوروکریسی سے نمٹنے کے لیے بھی مؤثر اقدامات کرنے چاہیے تاکہ اسلامی نظام کی عملی تنفیذ میں کسی قسم کی رکاوٹ حائل نہ ہو۔ اور اسلامیان پاکستان اس نظام عدل کی برکات سے مکمل طور پر مستفید و مستفیض ہو سکیں۔

خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ بیوروکریسی کی وجہ سے اسلامی نظام کی تنفیذ کے وہ نتائج سامنے نہ آئیں جو اس نظام کی تنفیذ کا قدرتی اور منطقی نتیجہ ہیں اور کسی بھی مرحلے میں یہ احساس ابھرنے لگے کہ اسلام کا نظام عدل و مساوات بھی پاکستانی قوم کے دکھوں کے مداوا نہیں کر سکا۔ اندرونی اور بیرونی دشمن گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ خدا نہ کرے ایسی کوئی چیز رونما ہوئی تو یہ دشمن اپنی پوری قوت سے منظم پروپیگنڈے کے ذریعہ دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کریں گے کہ خاکم بدہن اسلامی نظام کا عملی تجربہ درست ثابت نہیں ہوا۔ اور اسلام موجودہ دور کے تقاضوں کا پورا کرنے کی صلاحیت اپنے اندر نہیں رکھتا۔

رشوت ستانی اور فحاشی کے اڈے

نفاذ شریعت کے بعد قومی حلقوں میں یہ امر زیر بحث ہے کہ حکومت نے رشوت ستانی اور فحاشی کے اڈوں سے متعلق ابھی کوئی اعلان نہیں کیا۔ لہٰذا اس سلسلے میں بھی فوری اعلان ہونا چاہیے تاکہ ملک سے رشوت ستانی اور فحاشی کے اڈوں کی لعنت کو ختم کیا جا سکے۔

ویسے تو رشوت کے سلسلے میں پہلے سے بھی قانون موجود ہے مگر بظاہر موجودہ قانون رشوت خوری کا سدباب نہیں کر سکا۔ بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ رشوت کا بازار گرم ہی ہوتا چلا گیا اور اب تو کچھ عرصہ سے رشوت کے ریٹ بھی دوگنے چوگنے ہو گئے ہیں۔

اب ایک عام آدمی میں اتنی استعداد ہی نہیں رہی کہ وہ اپنے جائز کام کے لیے بھی رشوت دینے کی سکت رکھتا ہو اور پھر ایک مجبور پریشان حال انسان کو رشوت پیش کرنے کے مختلف مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے پہلے دوسرے مرحلے سے گر وہ جان پر کھیل کر گزر بھی جائے اور اپنی گاڑھے پسینہ کی کمائی رشوت خور افسروں کے قدموں میں ڈھیر بھی کر دے تو پریشان حال ضرورت مند بعد کے مرحلوں میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔

اسی طرح فحاشی کے اڈے بھی کھلے بندوں دعوت گناہ اور دعوت نظارہ دے رہے ہیں قوم کے سپوت رات کی تاریکیوں میں انھی بالا خانوں میں سکون تلاش کرتے ہیں اور دولت و جوانی لٹاتے ہیں۔ اس پہلو سے اب تک جو کچھ ہوتا رہا وہ بھی سراسر غلط اور گناہ عظیم تھا مگر اب جبکہ نفاذ شریعت کا اعلان ہو چکا ہے اور یہ وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ باہمی رضامندی سے زنا کرنا بھی جرم ہوگا تو یہ بات واقعی ناقابل فہم ہے کہ جس طرح شراب کی دکانیں اور اڈے سر بمہر کئے جا رہے ہیں فحاشی کے ان اڈوں کو نیست و نابود کیوں نہیں کیا جا رہا۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عامۃ المسلمین کے جذبات واحساسات کا خیال رکھتے ہوئے رشوت خوری کے مؤثر انسداد کا قانون نافذ کرے اور فحاشی کے اڈوں کو فوراً ختم کر کے ملک کو اس لعنت سے چھٹکارا دلائے۔

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی تعلیم و تربیت کنونشن کی مکمل رپورٹ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ادارہ)

مولانا محمد شریف وٹو اور مولانا منظور احمد چنیوٹی کا

ضلع اٹک اور راولپنڈی کا تنظیمی دورہ

مرکزی پروگرام کے مطابق حضرت مولانا محمد شریف صاحب وٹو نائب امیر مرکزی اور راقم الحروف منظور احمد چنیوٹی تقریباً تین بجے دن جامعہ اسلامیہ راولپنڈی پہنچ گئے۔ قاری سعید الرحمٰن صاحب امیر ضلع راولپنڈی قاری عبدالمالک صاحب ناظم شہر۔ صلاح الدین صاحب اور کچھ دیگر کارکن موجود تھے۔

ممبر سازی کی مہم:-

ضلع میں ۱۴۶ کاپیاں رکن سازی کی تقسیم ہوئی ہیں جن میں شہر راولپنڈی میں ۲۵ تقسیم ہوئی ہیں تحصیل مری میں ۵۴ تحصیل راولپنڈی میں ۴۰ تحصیل گوجرخان میں صرف چار اور تحصیل کہوٹہ میں صرف دو کاپیاں تقسیم ہوئی ہیں۔

تحصیل مری

میں سب سے بہتر اور تیز رفتاری سے کام ہو رہا ہے تقریباً تین ہزار تک وہاں پر رکن سازی ہو چکی ہے۔ باقی تحصیلوں میں کام سست ہے راولپنڈی میں دس کاپیاں مکمل ہوئی ہیں۔ تحصیل گوجرخان میں تقریباً ڈیڑھ سو فارم پر ہوئے اور تحصیل کہوٹہ میں بالکل ہی محدود رکن سازی ہوئی ہے۔

دفتر

ضلعی دفتر نہیں ہے البتہ شہری دفتر موجود ہے۔ ضلعی دفتر کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو اس مہینہ میں فنڈ کی فراہمی کرے گی کمیٹی کے کنوینر شیخ محمد شریف صاحب مقرر ہوئے ۳۰ فروری سے وہ ہر روز بعد نماز عصر کمیٹی کے دیگر ارکان کے ہمراہ مغرب تک اپنے خاص احباب سے ملاقاتیں کریں گے۔ دفتر کیلئے ہنگامی فنڈ بھی وصول کریں گے اور مستقل ماہانہ ممبر بھی بنائیں گے۔

مبلغ

ضلع کی طرف سے قاری عبدالمالک صاحب ہمہ وقتی خدمت کے لیے مقرر ہیں دس دن ممبر سازی کے لیے وہ شہر میں کام کرتے ہیں اور بیس دن ضلع کے دیگر مقامات کا دورہ کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ خوب متحرک اور صاحب جذبہ نوجوان ہیں پوری لگن سے کام کر رہے ہیں۔ اگر راولپنڈی میں موجود مرکزی بزرگ کسی منصوبہ کے تحت اپنا وقت دیں اور سرپرستی فرماویں تو بہت کام بڑھ سکتا ہے۔

بہرحال یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ بعض نامور شخصیتیں اور نئے چہرے جمعیت میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔

ترجمانِ اسلام

کی اشاعت بالکل محدود ہے یہ معلوم کر کے حیرت بھی ہوئی اور افسوس بھی کہ راولپنڈی جیسے مرکزی شہر میں جہاں ہمارے مرکزی قائدین بھی اکثر رہتے ہیں جماعتی آرگن کے صرف دس پرچے لگتے ہیں چنانچہ اراکین کو پرچہ کی اشاعت کی طرف خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

ضلع اٹک

راولپنڈی میں ۲۸ جنوری مغرب تک میٹنگ اور کارکنوں سے خطاب رہا معلوم ہوا کہ رات حسن ابدال میں سیرت النبی کے موضوع پر جلسہ رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ عشاء کے وقت حسن ابدال پہنچے اور مرکزی مسجد میں ان کے خطابات ہوئے جس میں نظام اسلام کی برکتیں اور فوائد پر روشنی ڈالی گئی۔ نظام اسلام کے لیے اتحاد کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کیا گیا۔ اور نظام اسلام کے دشمنوں سے خبردار رہنے اور ان کی سازشوں کو ناکام بنانے کی طرف توجہ دلائی گئی صبح جماعتی کارکنوں سے حالات معلوم کئے گئے اور وہاں سے پروگرام کے مطابق ناظم ضلع مولانا حامد رحمانی صاحب کے ہمراہ حضرو روانہ ہو گئے۔

جماعتی تنظیم

یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ حضرو جیسے اہم شہر جہاں پر ہمارے لوگوں کی واضح اکثریت ہے۔ سرے سے جماعتی تنظیم ہی نہیں ہے۔ اب ممبر سازی شروع ہے اور دو صد کے قریب رکن سازی ہو چکی ہے۔ طالب علم رہنما جناب عبدالرؤف ربانی صاحب بھی یہاں آ کر وفد میں شامل ہو گئے۔

طلبہ اور کارکنوں سے خطاب

ظہر کی نماز کے بعد عصر تک راقم نے طلبہ اور کارکنوں کو خطاب کیا اور رات جلسہ عام میں سیرت النبی ؐ کے موضوع پر مفصل خطاب ہوا۔

دورہ کی اطلاع چونکہ ان حضرات کو دیر سے پہنچی تھی اس لیے ضلع کے اور مقامات کا پروگرام وہاں کے حضرات نہ بنا سکے لہٰذا ہم چودہ دن اور رات حضرو ہی میں رہے۔

کہوٹہ روانگی

۳۰ جنوری کو واپس راولپنڈی حاضر ہوئے

ظہر سے عصر تک کارکنوں کو خطاب تھا۔ عصر کے بعد کھوٹہ کا پروگرام تھا ماسٹر کرتم داد نائب امیر جماعت تشریف لائے ہوئے تھے ان کے ہمراہ ہمارا وفد کھوٹہ روانہ ہو گیا۔ وہاں پر بھی جلسہ عام کا پروگرام تھا جلسہ عام میں جناب عبد الرؤف طالب علم رہنما حضرت مولانا محمد شریف صاحب اور راقم الحروف کی تقریریں ہوئیں۔

۳۱ جنوری صبح واپس ہوئے ارادہ تھا کہ دن میں مری سے ہو آئیں گے لیکن معلوم ہوا کہ قاری صاحب گاؤں گئے ہوئے ہیں اور مری میں موجود نہیں ان کے بغیر جانا بے معنیٰ تھا لہٰذا وہاں بھی نہ جا سکے۔ کچھ جماعتی احباب کے کام تھے ان کے لیے اسلام آباد جانا ہوا۔ عصر تک مختلف وزراء صاحبان سے ملاقاتیں کیں۔

گڑھی افغاناں

رات گڑھی افغاناں میں جلسہ عام کا پروگرام تھا اور عصر کو ٹیکسلا میں کارکنوں سے خطاب تھا چنانچہ عصر کے بعد حضرت نائب امیر صاحب نے کارکنوں کو خطاب کیا اور مغرب کے بعد ہم گڑھی افغاناں روانہ ہو گئے۔ گڑھی میں بہت عظیم اجتماع تھا۔ ٹیکسلا۔ واہ اور دیگر مقامات سے بہت بڑی تعداد میں لوگ پہنچے ہوئے تھے۔ یہاں کا اجتماع بہت کامیاب رہا۔

ممبر سازی اور ترجمان اسلام

ضلع اٹک میں کل چالیس کاپیاں تقسیم ہوئی ہیں ممبر سازی کی رفتار انتہائی سست ہے۔ اسی طرح ترجمانِ اسلام کی اشاعت بھی غیر تسلی بخش اور محدود ہے تحصیل تلہ گنگ میں معلوم ہوا ہے کہ ممبر سازی کا کام تسلی بخش ہے۔ علماء، وکلاء، دانشور اور علاقہ کے معززین کافی تعداد میں فارم رکنیت پُر کر چکے ہیں۔ بہرحال مجموعی اعتبار سے کام کی رفتار سست ہے۔ ذمہ دار حضرات کو خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

قراردادیں اور مطالبے

سیرت کے خطابات اور عام اجتماعات میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ منصب رسالت اور مقام رسالت کا تقاضہ ہے۔ کہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوئ نبوت اور اس کی اشاعت و تبلیغ پر پابندی لگا کر اسے قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے اور خلاف اسلام لٹریچر کی اشاعت پر پابندی عائد کر کے اسے فی الفور ضبط کیا جائے اور مکمل نظام مصطفیٰ نافذ کیا جائے

۲۔ قادیانیوں کے اوقاف جو کروڑوں کی مالیت کے ہیں گورنمنٹ انہیں فوری طور پر اپنی تحویل میں لے۔ سابقہ حکومتوں نے بھی اس میں مجرمانہ غفلت برتی ہے۔ قادیانیوں کے اوقاف نہ مسلم اوقاف کی لسٹ میں لیے گئے اور نہ غیر مسلم اوقاف میں لیے گئے اب جبکہ وہ آئین کی رو سے غیر مسلم قرار اقلیت قرار پا چکے ہیں۔ تو ان کے تمام اوقاف کو حکومت فی الفور اپنی تحویل میں لے۔

۳۔ قادیانی قرآن کریم کا غلط ترجمہ مختلف زبانوں میں چھپوا کر بیرون ملک لاکھوں کی تعداد میں پھیلا رہے ہیں چونکہ وہ پاکستان کا شائع شدہ ہے۔ اس پر "پرنٹنگ پریس ربوہ پاکستان" لکھا ہوتا ہے اور باہر کے لوگ اسے پاکستان کی وجہ سے مستند سمجھتے ہیں۔ اور وہ غیر شعوری طور پر کفر اور گمراہی کا شکار ہو رہے ہیں لہٰذا حکومت قادیانیوں کے ترجمہ قرآن کی اشاعت پر پابندی عائد کر کے ان کی تمام کاپیاں فی الفور ضبط کرے۔

۴۔ قادیانیوں نے قرآن کریم میں خطرناک معنوی تحریف کرتے ہوئے اپنے جدید مرکز کا نام جو "ربوہ" رکھا ہے اس سے بیرون ملک مسلمان غلط فہمی کا شکار ہو رہے ہیں کہ قرآن کریم میں جو ربوہ آیا ہے یہ وہی "ربوہ" ہے جو پاکستان میں موجود ہے اور یہ مکہ اور مدینہ کی طرح مقدس شہر ہے۔ لہٰذا حکومت ربوہ نام کو تبدیل کرے اور اسے چنیوٹ میونسپل حدود میں شامل کر کے چنیوٹ شہر کا حصہ قرار دے۔

۵۔ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کا اندراج نہ ہونے کی وجہ سے قادیانی سعودی عرب میں جہاں پر ان کا شرعاً اور قانوناً داخلہ ممنوع ہے۔ غیر قانونی طور پر داخل ہو جاتے ہیں اور اسرائیل اور اسلام دشمن طاقتوں کیلئے بطور ایجنٹ کام کرتے ہیں۔ لہٰذا شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کا اندراج کیا جائے۔ تاکہ ان کے غیر قانونی داخلہ کا سدِ باب ہو سکے۔

تنظیمی دورہ لاہور

امیر ضلع ملک شیر محمد صاحب جمعیۃ علماء اسلام کی قیادت میں جمعیۃ علماء اسلام کے ایک وفد جس میں حضرت مولانا اللہ داد صدیقی ناظم نشر و اشاعت اور پیر طریقت حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مدظلہٗ سرپرست جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور موجود تھے ضلع لاہور کے شرقی حلقوں کا تفصیلی دورہ کر کے رکنیت سازی اور تنظیمی امور کا جائزہ لینے کے بعد تمام حلقوں پہ زور دیا کہ قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہٗ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے رکنیت سازی کا کام تیز تر کر دیں اور اس کی رقم مرکز کو بھیج کر اخوت اسلامی کا ثبوت دیں اور امیر ضلع حضرت مولانا الحاج ملک شیر محمد صاحب مدظلہٗ نے مفصل طور پر اراکین جمعیۃ کو جمعیۃ کی پالیسی اور موجودہ حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے آگاہ کیا اور تلقین کی کہ میدان جہاد میں اس وقت کھل کر کام کرنا چاہیے اور باطل کی تمام قوتوں کو شکست دے کر اسلام کا علم بلند کر دیں حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب نے بھی نہایت احسن طریقے سے اراکین کو اپنے فرائض اسلامی سے آگاہ کیا اور دعا کی کہ اللہ پاک اس سرزمین پاکستان کو خصوصاً اسلام کا قلعہ بنا دے اور مولانا اللہ داد صدیقی نے بھی زور دیکر حاضرین کو جمعیۃ کا کام کرنے کی ہدایت کی اس وفد نے حلقہ تھانہ منانواں میں تنظیم قائم کی جس کے عہدیدار حسب ذیل ہیں امیر چوہدری عبد الحکیم واہگڑیاں نائب امیر اول پٹھوں خان صاحب۔ نائب امیر دوم مولوی بشیر احمد جنڈیالہ جنرل سیکرٹری جعفر علی رضوی رام پورہ جوائنٹ سیکرٹری غلام سرور کوٹ عبد اللہ رامپورہ جاگیر سیکرٹری اطلاعات نیک محمد واہگہ نائب سیکرٹری رحمت خان بھانوں چک سالار حبیب عرف موسیٰ خان واہگہ خزانچی حاجی محمد یوسف واڑہ گجراں تھانہ منانواں کے علاوہ جن حلقوں کا دورہ کیا وہ یہ ہیں حلقہ بھینس۔ واہگہ۔ واڑہ گجراں۔ رامپورہ جاگیر باٹاپور وغیرہ دورہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ سب حلقوں میں کام تسلی بخش ہو رہا ہے اور تمام حلقوں نے یقین دلایا کہ ہم ہر مشکل برداشت کر کے اسلام کی سربلندی کیلئے کام کرینگے اور وفد نے انکے مسائل اور مشکلات کا بھی جائزہ لیتے ہوئے اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

مولانا عبدالکریم صاحب
نعمانی کبیروالہ

ربیع الاوّل سے ربیع الاوّل تک

دنیا کو طغیان میں غلطاں ہے شرک و کفر زوروں پر ہے جہاں میں ظلم ہے جہالت ہے لوگ خدائے واحد کی پرستش کے بجائے بے حقیقت مورتوں کو پوج رہے ہیں چڑھاوے چڑھا رہے ہیں منتیں مان رہے ہیں یا ھُبَل مدد کے نعرے لگ رہے ہیں بیت اللہ بت کدہ بنا ہوا ہے۔ اور حرم میں ننگا طواف ہو رہا ہے لڑکیاں زندہ درگور ہیں روز بروز قبائلی لڑائیاں اور فسادات بڑھ رہے ہیں امن اور چین نام کو باقی نہیں۔

آج ۱۲ ربیع الاول کی رات ہے۔ یکایک رحمت کائنات کا ظہور ہوتا ہے۔ روز سوموار ہے رات جا رہی ہے دن آرہا ہے۔ ظلمت جا رہی ہے نور آرہا ہے۔ شرارت جا رہی ہے شرافت آرہی ہے۔ ظلم جا رہا ہے عدالت آرہی ہے خطرہ جا رہا ہے امن آرہا ہے۔ کفر جا رہا ہے ایمان آرہا ہے۔ شرک جا رہا ہے توحید آرہی ہے۔ نہ دن محروم ہے نہ رات۔ رات کا سفر ہے دن کی آمد۔ صبح صادق کا وقت ہے۔

وہ دیکھو فارس کا ہزار سالہ آتش کدہ بجھ گیا۔ ایوان کسریٰ کے کنگ گر پڑے ایک نہیں بلکہ چودہ قیصر روم کا تخت لرز رہا ہے آگ بجھانے والا آگیا ہے۔ قیصر و کسریٰ کے تاج کا مالک آگیا ہے۔

یہ کس کا گھر ہے جس میں ملائکہ کا نزول ہے؟ آج کون پیدا ہوگا؟ کس کی گود آباد ہوگی؟

یہ عبدالمطلب کا گھر ہے۔ پیدا ہونے والا عبداللہ کا لختِ جگر ہے۔ لیکن یتیم باپ راہی عدم سفر ہے۔ یہ آمنہ کی گود ہے جس میں یہ گرامی پیہ ہے معمّرِ دہر ہے لوگو! لوگو! مبارک ہو صد مبارک۔ بتکدہ کو بیت اللہ بنانے والا آگیا۔ گمراہوں کو رہبر بنانے والا آگیا۔ یتیموں کا مولی بیواؤں کا سہارا آگیا۔ شفیع المذنبین آگیا۔ رحمت اللعالمین حبیب رب العالمین آگیا۔

ابوبکر صدیق بنے گا تو عمر فاروق اعظم عثمان ذی النورین یا کردار بنے گا تو علی اسد اللہ بنے گا۔ شمع روشن ہوگئی۔ وہ دیکھو پہلا پروانہ آگیا۔ کون آیا؟ ابوبکر آیا وہ خدیجہ آئیں ارے دیکھو تو دس سالہ لڑکا آیا علی آیا علی آیا۔

ابوبکر کس کس کو لائے ہو؟ عثمان و عبدالرحمٰن کو لایا ہوں۔ طلحہ و زبیر کو لایا ہوں۔ ابوعبیدہ اور سعد کو لایا ہوں ابن مظعون ابوسلمہ ارقم ابن ربی ارقم کو لایا ہوں۔

یہ کالے رنگ والا کون ہے؟ جس کے اوپر پتھر کی چاٹیاں ہیں۔ دہکتے ہوئے ریت کے ٹیلے پر لیٹا ہوا ہے۔ ارد گرد آگ جل رہی ہے۔ دوپہر کا وقت ہے احد احد کر رہا ہے۔ اوہو۔ ظالم نے ببول کے کانٹے چبھو دیئے۔ اور غلاموں کو چابک دیکر پٹوا رہا ہے؟ یہ بلال مؤذن رسول ہے وہ کون ہے جسے آگ کے انگاروں پر گھسیٹا جا رہا ہے؟ ادھر عمار کو دیکھو۔ یاسر ہی تو ہے جو شہید ہوگیا اسلام کا پہلا شہید اور وہ سمیعہ ہیں جن کے پاؤں دو اونٹوں کے ساتھ باندھے جا رہے ہیں اونٹوں کو بھگایا جا رہا ہے جسم کے دو ٹکڑے ہوگئے اسلام کی پہلی شہیدہ ہیں دیکھو جناب ابوذر پر کیا بیتی۔ مصعب کا کیا حال ہوا۔

یہ صاحب سطوت ننگی تلوار والا کون آرہا ہے؟ وہی ہے جس کے لیے نبوی ہاتھ اٹھے تھے مراد رسول آرہی ہے وہ دیکھو رسول اکرم کھڑے ہوگئے گلے سے لگا رہے ہیں۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ عمر آگیا۔ عمر آگیا۔ مبارک ہو مبارک عمر آگیا۔

یا رسول اللہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ عمر وضو کر رہا ہوں۔ وضو کس لیے؟ نماز کے لیے خدا کی عبادت کے لیے۔ قربان جاؤں نماز خدا خانہ خدا میں پڑھنی چاہیے عمر کیا کروں داخلہ ممنوع ہے۔ حضرت عمر کے آنے سے پہلے بھی اور بعد بھی۔ او منکرو خبردار۔ آج مقابلہ کے لیے آؤ گے۔ عمر سے؟ بیویاں بیوہ اور بچے یتیم ہوں گے۔

یہ کون ہے اور سواری کیسی؟ کس لیے آیا ہے اور کس کے لیے؟ کہاں جانا ہے اور کس کے لیے جانا ہے؟ یہ جبریل ہی تو ہے یہ جو براق لایا ہے۔ یہ منتظر ہے عائشہؓ اور خدیجہؓ کے شوہر کا۔ زینب، ام کلثوم، رقیہ، فاطمہ کے پدر کا۔ قاسم۔ طیب۔ عبداللہ۔ ابراہیم کے والد ذی قدر کا آغاز ہے معراج کے سفر کا۔ ارادہ ہے سیر اکبر کا۔

یہ بیت المقدس ہے۔ پیچھے انبیاء ہیں مرسلین ہیں۔ آگے مکہ سے آنے والا یہ امام القبلتین ہے۔ دیکھو وہ دیکھو۔ جا رہے ہیں۔ طرفۃ العین میں ساتوں آسمانوں سے پار۔ سدرہ سے آگے انوار الٰہی سے منور ہو رہے ہیں۔ یہ دیکھو جنت ہے وہ دوزخ جس حالات سے آگا واپس بخور نگاہ۔ جس نے مان لیا صدیق بنا اس نے انکار کیا زندیق بنا۔ معراج کا تحفہ نماز ہے جو بے نماز ہے بدنصیب ہے فریب خوردہ ہے دغاباز ہے۔

علیؓ بستر پر سو جاؤ۔ باہر دشمنوں کا پہرہ ہے۔ اور حکم ہجرت ٹھہرا ہے۔ مالک۔ کیا کروں۔ حبیب مٹی کی مٹھی ڈالو مشرکوں کی آنکھوں تک پہنچا کر اندھا کر دوں گا۔ مَنْ دَقَّ الْبَابَ اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ دوڑ کر دروازہ کھولا۔ قربان میرے ماں باپ۔ اس وقت؟ ابوبکر ہجرت کا حکم آگیا اور تم رفیق سفر مامور اور ہے۔ خوشی۔ خوشی چلائیے۔ ابوبکر کیا بات ہے؟ کبھی آگے کبھی پیچھے کبھی دائیں اور بائیں؟ یا رسول اللہ فداک ابی و امی جدھر دشمن کا خطر ہے اُدھر ابوبکر ہے۔ یہ امانت خدا ہے قابل قدر ہے۔ میرے حبیب کندھے

پر سوار ہو جائیں۔ ابوبکر۔ بھاگتے کیوں ہو؟ دشمن نہ آ جائے۔ پھر پاؤں کے پنجوں پر کیوں؟ دشمن نہ پہچان لے۔ ابوبکر مجھے غار کے باہر کیوں چھوڑ دیا۔ میرے حبیب بیرونی دشمن سے نکل آئے اندرون غار دشمن نہ ہو؟ کیا کر رہے ہو؟ جھاڑو دے رہا ہوں کس سے؟ ہاتھوں سے۔ کپڑے سے صاف کر لیتے؟ حضرت جی کوئی موذی چیز ہو تو معلوم نہ ہو گی۔ ابوبکر یہ کیا کر رہے ہو؟ جی قبا پھاڑ رہا ہوں۔ کس لیے؟ غار کے سوراخوں کو بند کرنا ہے۔ اتنا قیمتی قبا؟ حضرت آپ پر لاکھوں ابوبکر قربان ہوں قبا کیا ہے۔ غار میں کھانا کون لاتا ہے؟ ابوبکر کا بیٹا۔ پانی کون لاتا ہے؟ ابوبکر کی معصومہ بچی اسماء۔ یہ ریوڑ کس کا ریوڑ والا جو دودھ دیتا ہے کون ہے؟ یہ آپ کے غلام کا غلام عامر ہے اور ریوڑ ابوبکر کا ہے۔ نقدی کون لایا۔ ابوبکر خود۔ سواری کا انتظام کس نے کیا؟ ابوبکر کے بیٹے نے اور ہو۔ سانپ نے ڈس لیا۔ جی ہاں۔ لب مصطفیٰ لگی پاؤں ٹھیک ہو گیا۔ ابوبکر آج تیری خوش نصیبی کا کیا کہنا تیرا سینہ مصطفیٰ کی محو نبوت سے لگا ہوا ہے۔ مرکز سے مصدر میں کنکشن لگا ہوا ہے۔ آج ابوبکر ردیف رسول ہے حضرات یہ دونوں رفیق رفیقِ غار ہیں رفیق مزار ہیں۔ رفیق جنت و کوثر ہیں۔

کیا کہنا ہماری قسمت کا۔ خوش نصیبی کا۔ وہ دیکھو آگئے آگئے ماشاء اللہ آگئے۔ طلع البدر علینا من ثنیات الوداع۔ وجب الشکر علینا ما دعیٰ للہ داعی ایہا المبعوث فینا۔ جئت بالامر المطاعی۔

آج مدینہ منورہ بن گیا۔ یا اللہ ہزاروں انتظاموں اور استقبالوں میں عرش پہ جانے والا کہاں اترے گا۔ یا اللہ یہ شرف آج کسے ملے گا؟ یہ مہمان مکرم کہاں اترے گا؟ یہ اونٹنی کہاں رکے گی؟ یہ اونٹنی اپنے گھر اترے گی۔ اپنا گھر کونسا؟ جس میں ابوایوب انصاری رہتے ہیں یہ گھر کس نے بنوایا تھا؟ تبع نے۔ کس کیلئے آج والے وارد مہمان کے لیے۔ نبی آخر الزمان کے لیے۔

یہ تین سو تیرہ بے سروسامان جانباز کدھر جا رہے ہیں؟ میدان بدر میں۔ کس لیے۔ حق و باطل میں فیصلہ کرنے کے لیے تین سو ساٹھ خداؤں کے پجاریوں کے مقابلہ میں۔ آج یوم الفصل ہے۔ ادھر ہزار کا لشکر جرار ہے۔ مسلح ہے مکار ہے۔ تیز و تند ہے طرار ہے۔ ان کے لیے ٹیلہ ہے ان کے لیے چٹیل میدان مقام کارزار ہے۔ وہ دیکھو سید المرسلین عرش میں دعا مانگ رہے ہیں۔

ابوبکر چادر تھامے کھڑا ہے بس یا رسول اللہ بس کیجئے۔ کام بن گیا۔ ابوبکر کا ایمان گواہی دے رہا ہے کام بن گیا۔ یہ سبز دستار والے کون ہیں؟ ملائکہ ہیں۔ بشرائے قدرت ہیں۔ نشان عظمت ہیں۔ وہ گھوڑا سوار کون ہے۔ جس پر دو بچے حملہ آور ہیں۔ دیکھو گر گیا۔ دو بچوں نے مار ڈالا۔ وہ ابوجہل دشمن رسول ہے۔ منکر توحید ہے۔ فتح ہو گئی فتح۔ ستر دشمن مارے گئے وہ دیکھو کلیب بدر میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ ستر گرفتار ہیں۔

یہ رسولِ خدا ہیں۔ پیٹ پر دو پتھر باندھے مٹی اٹھا کر جا رہے ہیں۔ ایک ایک صحابہ نے باندھا ہوا ہے خندق کھود رہے ہیں۔ بھوک ہے افلاس ہے۔ پتھر کی چٹان آ گئی۔ مبارک۔ پتھر تین حصے ہو گیا۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر مجھے اللہ نے یمن۔ شام۔ فارس کی چابیاں دے دیں۔ میرے بعد میرے دین کے مجاہد و ناصر انہیں فتح کریں گے۔

یہ آشوب چشم والا کون ہے؟ جو آنکھوں میں لعاب نبوی ڈلوا رہا ہے؟ علی ہے شیر جلی ہے۔ سفید و سیاہ لکیر والا جھنڈا لیے جا رہے ہے قلعہ خیبر فتح ہو گیا۔ لوگو۔ علی بہادر ہے اسے تقیہ باز اور بزدل نہ کہنا۔

اچھا یہ پندرہ سو کا قافلہ حدیبیہ میں کیوں بیٹھا ہے؟ عمرہ کے ارادہ سے۔ مکہ میں داخل کیوں نہیں ہوتا۔ داخلہ ممنوع ہے۔ کس کا؟ رسولِ خدا اور ان کے یاروں کا۔

پھر یہ بیعت کیسی؟ قصاص کے لیے۔ قصاص کس کا؟ قاصد رسولؐ کا۔ وہ کون؟ عثمان ابن عفان۔ وہ کیسے؟ شاید مشرکوں نے قتل کر دیا۔ نہیں وہ دیکھو عثمان آ گیا۔ لوگو۔ اس خون کو معمولی نہ سمجھنا یہ خون عثمان باعث بیعت رضوان ہے۔ دست رسولؐ دست عثمان ہے۔ ارے اس میں پھر خیانت کا امکان ہے؟ حاشا و کلا کیا کہنا عثمان کا عمرہ تو کر لیا۔ عمرہ؟ میرے بغیر عمرہ؟ یہ ناممکن ہے۔ عثمان عمرہ کیا تھا؟ یا رسول اللہ آپ کے بغیر؟ بھلا یہ بھی ممکن ہے؟

یہ لشکر جرار کدھر جا رہا ہے؟ مکہ کی جانب۔ کس لیے؟ فتح کرنے۔ مکے والو بھاگتے کیوں ہو؟ ڈر کے مارے۔ ڈر کیسا؟ محمدؐ کی آمد کا آج یوم ملحمہ (بدلہ) ہے۔ نہیں نہیں بھاگو نہیں آ جاؤ معافی مل جائے گی کفر سے۔ شرک سے۔ جہنم سے سابقہ مظالم سے یہ رحمت للعالمین ہیں آج یوم المرحمہ (رحمت) ہے بوڑھے میاں کون ہو؟ ابوسفیان۔ اور یہ بڑھیا؟ ہندہ نبیؐ کے چچاؓ کا کلیجہ چبانے والی؟ یا اللہ۔ انہوں نے توبہ کر لی کلمہ پڑھ لیا بخش دے۔ چچاؓ بھی جنتی۔ ابوسفیانؓ ہندہؓ بھی جنتی لوگو۔ ڈرو نہیں۔ محمدؐ کے پاس آ جاؤ یا بیت اللہ میں چلے جاؤ۔ ابوسفیان کے گھر میں یا اپنے گھروں میں بیٹھ جاؤ۔

میں محمد رسول اللہ ہوں۔ میں رحمت للعالمین ہوں۔ میں امن کا پیامبر ہوں۔

آج حجۃ الوداع ہے۔ ستارے چاند کے اردگرد پروانے شمع کے ماحول۔

لوگو۔ شاید اگلے سال مجھے نہ پاؤ۔ دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ کتاب اللہ اور اپنی سنت۔ دین کامل ہو چکا گھٹانا بڑھانا نہیں۔ ہر نئی پیدا شدہ بات بدعت۔ گمراہی اور ہر گمراہی جہنم میں ہے۔ میں جاہلیت کی رسمیں مٹاتے آیا ہوں۔ اور مکارم کی تتمیم کے لیے۔

ابوبکر کو کہو نماز پڑھائے نبوت کا بوجھ اٹھانے والا امامت، خلافت کا بوجھ اٹھائے۔ (اشارہ کرکے) وہیں ٹھہرو۔ (آج مصلی سپرد کر دیا ہے کیونکہ کل خلافت کا مسئلہ حل طلب ہو گا)

پھر آ گیا سوموار اور ۱۲ ربیع الاول۔ الرفیق الاعلیٰ الرفیق الاعلیٰ کہکر آج رفیقہ حیات عائشہ صدیقہؓ کی تھوڑی اور چھاتی کے درمیان سر مبارک ہے اور وصال الٰہی فرما رہے ہیں۔

آج مدینہ پھر غم میں ڈوب گیا آہ و بکا ہے۔ دل کے سرور آنکھوں کے نور نے روضہ ریاض الجنہ میں پردہ کر لیا آج امہات المؤمنین اپنے پاکیزہ شوہر سے۔ فاطمہ کریمہ محسن پدر سے حسنین۔ عبداللہ و امامہؓ اسباط اپنے جد باقدر سے اصحاب اپنے پیغمبر سے انکی زیارت و گفتگوئے ذی اثر سے ناامید ہو کر پریشان ہیں ہر چشم اشکبار ہے اور دل خونبار اور زبان دریں گفتار انا للہ وانا الیہ راجعون۔

 حافظ ارشاد احمد دیوبندی

تیس برس تک اس سے تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی

جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہ مضمون کسی ترتیب سے نہیں لکھا جا رہا بلکہ احقر راقم کے ذاتی مطالعہ اور مشاہدات کے مطابق اللہ والوں کے ان بے نظیر کارناموں کو اکابرین ملت اور موجودہ بزرگوں کے تفاوت کے بغیر آپ تک پہنچایا جا رہا ہے اس لیے آج کی محفل میں علماء دیوبند کے مرشد بانی اور مؤسس اوّل سرتاج اولیاء حضرت میاں جی نور محمد صاحب قدس سرہ مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی سیرت طیبہ سے ایک دو واقعات تبرکاً پیشِ خدمت ہیں۔ سلسلہ نسب کے لحاظ سے آپ کے ۳۴ ویں پشت پر والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں آپ اگرچہ درس نظامی کے فارغ التحصیل نہ تھے مگر علوم اسلامیہ عربیہ سے اچھی طرح واقف تھے اور فارسی زبان کے خوب ماہر تھے حضرت سید احمد شہید اور آپ کی سوانح میں کافی مماثلت اور مطابقت ہے حضرت شیخ الاسلام مولانا علامہ شبیر احمد عثمانی علیہ الرحمۃ کا ایک قول جو آپ کی سوانح "نور محمدی" میں ہے غور سے پڑھیے فرماتے ہیں۔ جو کیفیت حضرت منصور پر صرف چند گھنٹے یا چند منٹ طاری رہی تھی اور وہ اس کو برداشت نہ کر سکے اور انا الحق کہہ دیا وہی کیفیت حضرت میاں جیو صاحب (میاں جی نور محمد صاحبؒ) پر برابر تیس سال تک مسلسل طاری رہی مگر آپؒ اس قدر اعلیٰ ظرف رکھتے تھے کہ اُف تک نہ کی۔ پھر اتباع شریعت کے لحاظ سے طبیعت میں کمال کا درجہ تھا حضرت مولانا امام ربانی شیخ گنگوہیؒ اور حضرت مولانا نانوتویؒ دونوں بزرگوں کی مشترکہ روایت ہے کہ ایک شخص نہایت ہی خوش گلو تھا اور نعت وغیرہ پڑھتا تھا کسی نے حضرت میاں جیو صاحبؒ سے عرض کیا کہ یہ شخص نہایت ہی خوش گلو ہے اور نعت پڑھتا ہے آپ بھی سن لیں آپ نے فرمایا لوگ مجھے کبھی کبھی امام بنا دیتے ہیں اور غنا بلا مزامیر میں بھی علماء کا اختلاف ہے اس لیے اس کا سننا خلاف احتیاط ہے لہٰذا اس کے سننے سے معذور رہوں (نور محمدیؒ) ان سب سے بڑھ کر اس بزرگ کے اس واقعہ کو ملاحظہ فرمائیں کہ تیس سال تک کبھی جماعت کی تکبیر اولیٰ آپؒ سے فوت نہیں ہوئیں اسی برکت کے طفیل آپؒ مدرس قرآن پاک تھے اور صرف دو روپیہ تنخواہ تھی مگر ایک درجن سے زائد افراد کے نان و نفقہ کا بار آپ کے ذمہ تھا جو احسن طریقہ پر پورا ہو جاتا تھا طبیعت میں تواضع کا یہ عالم تھا کہ آپ کے کامل مرید حضرت حاجی امداد اللہ صاحب علیہ الرحمۃ نے آپ کی شان میں کچھ کہا تو آپ نے روک دیا اور فرمایا کہ آپ کو خدا اور اس کے رسولؐ کی صفت و شان بیان کرنی چاہیے اتباع سنت کے اس حریص شیخ نے ۴ رمضان المبارک ۱۲۵۹ھ میں وفات پائی۔

تبلیغ کا اثر

ہمارے اسلاف کے قافلہ میں سے ایک اور رہبر شیخ العارفین حضرت حاجی صاحب مہاجر مکیؒ کے ہمعصر حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی نور اللہ مرقدہ کے عظیم الشان اسلامی کارنامے ہمارے لیے مشعل راہ کی صورت میں آپ کی سیرت کے صفحات میں محفوظ ہیں جن کے دیکھنے سے آپ کی مبارک شخصیت کا پتہ چلتا ہے۔ آپؒ اکثر و بیشتر سفر پر رہتے اور سفر بھی پیدل فرمایا کرتے تھے، لوٹا، لنگی ایک لکڑی اور مشکیزہ سامان سفر کے طور پر بھی اپنے ساتھ رکھتے جہاں شام ہو جاتی بس وہیں شب بسر کر دیتے چنانچہ ایک شب ایک ایسی بستی میں گذارنی پڑی جس کے سب باشندے ہندو تھے مسلمانوں کا ایک گھر بھی نہ تھا آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ آج رات میں نے آپ کی بستی میں گذارنی ہے کوئی جگہ بتا دو تو ایک ہندو نے آپ کو بستی سے دور ایک کولہو بتایا کہ رات یہیں بسر کر لو آپ کے پاس روٹی موجود تھی کھا کر ذکر اللہ میں مشغول ہو گئے خدا کی قدرت کہ وہی ہندو کسی کام کے لیے ادھر سے گذرا اس وقت آپؒ تلاوت فرما رہے تھے اس نے آپ کی تلاوت قرآن سنی تو ساری رات بے تابی سے گذاری اور صبح صبح حضرتؒ کی خدمت عالیہ میں پیش ہو کر عرض کیا کہ حضرت خدارا آپؒ جو پڑھ رہے تھے مجھے بھی وہ پڑھائیے آپؒ نے چند آیات پڑھائیں تو وہ ہندو فوراً آپؒ کو اپنے گھر لے گیا اور اس کا پورا خاندان مسلمان ہو گیا دوران سفر ایک مرتبہ ایک ایسے مقام سے گذر ہوا کہ اس بستی کی مسجد بالکل ویران پڑی تھی آپؒ مسجد میں گئے جھاڑو دیا وضو کیا اور ایک آدمی سے دریافت فرمایا کہ نمازی کوئی نہیں ؟ اس نے کہا حضرت بالکل سامنے خان صاحب کا مکان ہے مگر وہ شرابی اور زانی ہے ہاں اگر وہ نماز پڑھنے کے لیے آمادہ ہو جائیں تو اور لوگ بھی شروع کر دیں گے یہ سنتے ہی آپؒ اس خان صاحب کے پاس تشریف لے گئے تو بازاری عورتیں ان کے پہلوؤں میں بیٹھی نظر آئیں اور خان صاحب شراب کے نشے میں مست تھے آپؒ نے بلا جھجک خان صاحب کو نماز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ خان صاحب مسجد ویران ہے اگر تم نماز پڑھنے کے لیے آمادہ ہو جاؤ تو دو چار اور آدمی بھی تیار ہو جائیں گے ؟ اس طرح مسجد آباد ہو جائے گی۔ خان صاحب نے کہا ایک تو میرا وضو نہیں رہتا اور دوسری بات یہ ہے کہ مجھ میں دو بری عادتیں ہیں یعنی شرابی اور زانی ہوں یہ بھی مجھ سے نہیں چھوٹ سکتیں تب بھی نماز پڑھ لیا کرو اس خان صاحب نے وعدہ کیا آپؒ وہاں سے تشریف لے گئے اور تھوڑے فاصلہ پر جا کر نماز پڑھی تو سجدہ میں خوب جی بھر کر روئے ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضرت یہ آپ نے کیا کیا کہ اس

کو شراب وغیرہ کی اجازت دے دی اور اب بچوں کی طرح سسک کر رو رہے ہیں؟ فرمایا سجدہ میں رب ذوالجلال سے عجز وانکساری کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ یا اللہ اس کو کھڑا تو میں نے کر دیا ہے دل تیرے ہاتھ میں ہے اس کو ہدایت عطا فرما دے پھر اس خان صاحب کا یہ حال ہوا کہ جب وہ کنجریاں (بدکار عورتیں) چلی گئیں تو وہ ظہر کا وقت تھا خیال آیا کہ پہلی نماز ہے غسل کرکے پڑھ لوں پھر کل سے بغیر وضو کے پڑھ لیا کروں گا چنانچہ غسل کیلئے کپڑے تبدیل کئے اور نماز ادا کی نماز ادا کرنے کے بعد باغ میں چلے گئے اور عصر، مغرب بھی اسی وضو کے ساتھ اپنے باغ میں ادا کیں مغرب کے بعد گھر آئے تو طوائف موجود تھیں وہ کھانا کھانے کے لیے گھر گئے بیوی پر جو نظر پڑی تو فریفتہ ہو گئے خان صاحب کی شادی کو تو سات سال کا عرصہ گذر گیا تھا مگر بیوی کے پاس وہ ایک رات بھی نہ ٹھہرا تھا نہ ہی اس کی صورت دیکھی تھی فوراً باہر آئے ان رنڈیوں کو غصے سے کہا کہ آئندہ میرے مکان پر کبھی نہ آیا کریں اور خادم سے کہا کہ میرا بستره گھر لے آئیں روایت ہے کہ پورے پچیس برس تک اس خان صاحب سے کبھی تہجد کی نماز بھی قضا نہیں ہوئی فرائض ونوافل کا تو وہ شیدائی بن گیا تھا

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اسی طرح آپؒ ایک اور بستی سے گذر رہا تو اس بستی کے سردار کو نماز کے لیے تبلیغ کی اس نے جواباً کہا کہ مجھے داڑھی چڑھانے کی عادت ہے اور وضو کرنے سے اتر جاتی ہے آپؒ نے اس کو بھی اسی طرح کہا کہ بغیر وضو کے پڑھ لیا کرو اس نے تھوڑے دنوں تک تو بے وضو نماز پڑھی مگر پھر خیال آیا تو ہمیشہ ہی باوضو اور بڑے خشوع سے نماز زندگی بھر پڑھتے رہے۔

سادگی کا یہ عالم تھا کہ ایک موقع پر کسی سفر سے واپس کاندھلہ تشریف فرما تھے اور اس وقت آپ اتفاقاً خالی ہاتھ تھے ایک اور مسافر بھی آپ کا ہمراہی ہوا اس کے پاس سامان تھا اس نے اپنا بوجھ آپ کے سر پر رکھ دیا آپ نے اُف تک نہ کی مگر کاندھلہ آ کر جب اس صاحب کو علم ہوا تو وہ بہت ہی شرمندہ ہوا مگر آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں بنی آدم اعضاء یکدیگر اند ۱۸۶۶ء میں انتقال ہوا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تعالے عنہ کے مزار پاک کے قریب آپؒ مدفون ہوئے۔

حالت استغراق

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی قدس سرہٗ ایک صاحبِ کمال بزرگ گذرے ہیں جو اکثر استغراق میں رہتے تھے جناب محمد اقبال قریشی ہارون آبادی نے آپ کے علوم و معارف مرتب کئے ہیں آپ کے ہر ملفوظ میں استغراق کی کیفیت غالب نظر آتی ہے مثلاً ایک بار فرمایا کہ ہم جب جنت میں جائیں گے۔ گویا جنت میں جانے کا پورا اطمینان تھا اور حوریں ہمارے پاس آئیں گی تو ہم کہہ دیں گے کہ اگر قرآن سناؤ تو ہمارے پاس بیٹھو ورنہ بس جاؤ یہ بھی غلبہ حال ہے اس وقت مولانا مرحوم کی اس پر نہ تھی کہ جنت میں معرفت ایسی کامل ہوگی کہ حور کی طرف التفات کرنے سے بھی توجہ الی الحق میں کمی نہ آئے گی عارفین کاملین حور سے بھی نظر اللہ تعو پر ہی کریں گے اسی طرف ایک عارف نے اشارہ کیا ہے ؎

حسین خویش از روئے خوباں آشکارہ کردۂ
پس بچشم عاشقاں خود را تماشا کردۂ،

آپ اپنے متعلین کو تلاوت قرآن کی تاکید کیا کرتے اور فرماتے کہ بڑھاپے میں عموماً حواس خراب ہو جاتے ہیں اس سے بچنے کی تدبیر تلاوت قرآن ہے اللہ والوں کو دیکھا ہوگا کہ باوجود بڑھاپا آنے کے ان کے حواس قائم رہتے ہیں یہ بات عقلاء نہیں جانتے اہل اللہ جانتے ہیں کہ اس میں راز کیا ہے؟ آپ نے ایک مجلس میں فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ مگر مومن کے لیے ایسا معلوم ہوگا جیسے نماز کا وقت عشاق کے لیے تو قیامت کا دن تماشاگاہ ہے فرماتے ؎

عاشقاں را روز محشر باقیامت کار نیست
عاشقاں را جز تماشائے جمال یار نیست

عاشقوں کو محشر کے دن سے کام نہیں اور عاشقوں کو سوائے دیدار محبوب حق شانہٗ کے کوئی تماشہ نہیں، پھر فرمایا کہ بھائی جنت کا مزہ برحق حوض کوثر کا مزہ برحق مگر نماز میں جو مزہ ہے وہ کسی چیز میں نہیں فرماتے جب میں سجدہ میں جاتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے پیار کر لیا ہے۔ سبحان اللہ جس کو اعمال اسلامیہ ادا کرنے میں ایسا لطف محسوس ہو اس کے لیے دنیا میں ہی جنت کیوں نہ ہوگی۔ (مظاہر الاعمال) اسی لیے قرآن کریم میں ہے سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ اسی لیے بعض عارفین نے سجدہ میں ہی جان دے دی جیسے ابھی حال ہی میں مولانا اکرام القادری صاحب مدیر ترجمانِ اسلام کی خالہ صاحبہ علیہا الرحمۃ نے بوقت وفات سجدہ میں ہی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی ؎

جان ہی دے دی جگر نے آج پائے یار پر
عمر بھر کی بیقراری کو قرار آ ہی گیا۔

یہ اللہ کا نیک بندہؒ ہر وقت ذکر۔ تلاوت، نوافل اور استغراق کے عالم میں رہتا ایک بار آپ کے پوتے کی شادی کا مجمع تھا اس مجمع کو دیکھ کر پوچھا کہ بھائی یہ لوگ کیوں جمع ہیں؟ عرض کیا گیا کہ حضرت آپ کے پوتے کا نکاح ہے فرمایا اچھا تھوڑی دیر کے بعد پھر دریافت فرمایا کہ بھائی یہ لوگ کس لیے جمع ہیں؟ پھر عرض کیا گیا کہ حضرتؒ آپ کے پوتے کا نکاح ہے فرمایا ہاں بھائی ابھی تو تم نے بتایا ہے ہم بھول ہی گئے تمہارا کیا قصور ہے ہماری ہی یاد خراب ہے یاد ہی نہیں رہتا مگر تھوڑے وقفے کے بعد پھر دریافت فرمایا کہ اتنے لوگ کس لیے جمع ہوگئے ہیں؟ پھر عرض کیا کہ حضرت نکاح ہے فرمایا بھائی ہم تو بھول بھول جاتے ہیں اب ہم پوچھیں بھی تب بھی مت بتلانا بس ہوگا ہمارا کیا اور پوچھنے کی کیا ضرورت ہے ملاحظہ فرمایا یہ ایسا استغراق کا عالم ہے کہ ماسوا اللہ کی کوئی بات دل میں ٹھیرتی نہیں۔ صوفیاء کرام کی ایک اصطلاح ہے "جو دم غافل سو دم کافر" یہ اس کی زندہ مثال ہے کہ پوتے کے نکاح کی تقریب ہے مگر تعلق باللہ ایسا ہے کہ دل کسی اور بات کو یاد نہیں رکھتا بقول حضرت شیخ مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ ؎

بابا رشتہ سب سے توڑ
بابا رشتہ رب سے جوڑ بابا رشتہ حق سے جوڑ

اللہ تعالےٰ ہم سب کو ایسا مضبوط تعلق باللہ قائم کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

جنوبی وزیرستان — قاری احمد حسن وزیرستانی

جنوبی وزیرستان کے عوام آج بھی معتوب کیوں ہیں؟

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پاکستان کے قبائلی علاقہ میں بسنے والے عوام کی اکثریت ہر دور میں اسلامی عقائد کی حامل اور اسلامی احکامات پر عمل پیرا رہی ہے۔ قبائلی علاقے میں لادینی نظریات کو کبھی بھی فروغ حاصل نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ سابقہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے جب قبائلی علاقوں کا دورہ کیا تو ہر جگہ اپنے لادینی نظریات کے برعکس لوگوں کو مظاہرہ کرتے ہوئے پایا۔

بھٹو نے اپنے انتقامی جذبات کے پیش نظر اپنے سیاسی مخالفین اور اسلامی نظام کے علمبرداروں کو کچلنے کے لیے قبائل میں افتراق پیدا کیا اور پھوٹ ڈالی بعد ازاں امن قائم کرنے کے عنوان سے بہادر قبائلیوں کو کچلنے کی کوشش کی۔ بھٹو نے دیر سے وزیرستان تک وہ وہ مظالم ڈھائے کہ پناہ بخدا۔

جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا کی مرکزی مسجد کے بانی و خطیب اور دارالعلوم وانا کے بانی و مہتمم حضرت مولانا نور محمد صاحب امیر تنظیم المسلمین وزیرستان کو بھٹو نے اسلام آباد طلب کیا اور پی۔ پی کی سرپرستی قبول کرنے کو کہا۔ مولانا موصوف نے معذوری کا اظہار کیا تو وزیرستان کے پولٹیکل حکام کے ذریعہ انواع و اقسام کے لالچ دے کر مولانا کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کی کوشش کی جب مسٹر بھٹو اپنے تمام حربوں میں ناکام ہو گئے تو وزیرستان میں دینی اقدار کی علمبردار قوتوں کو طاقت کے ذریعہ ختم کرنے کی ٹھان لی اس سلسلے کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیے۔

۱۹۷۶ء ۵ — ۶ جون کی درمیانی شب کو وانا کے مرکزی بازار کو ملیشیا نے اپنے محاصرے میں لیتے ہوئے گھروں میں سوئے ہوئے عوام کو لاؤڈ سپیکر پر دیا کہ وہ فوراً گھروں اور دکانوں کو خالی کر دیں اس عالم میں اپنی دکان، مکان اور مارکیٹ سے کسی کو سوئی تک اٹھانے کی اجازت نہ دی گئی بہت سے لوگ حیران و پریشان و دیوانگی اور سراسیمگی کے عالم میں گھروں سے نکل گئے جو رہ گئے ان پر صبح ہوتے ہی ہر طرف سے گولیوں کی بارش شروع کر دی گئی۔

اس طرح کی وحشیانہ گولہ باری کے بعد ملیشیا نے ٹینکوں اور توپوں کی مدد سے مارکیٹ پر دھاوا بول دیا اور غریب عوام کا سارا مال متاع چشم زدن میں لوٹ لیا اس وحشیانہ لوٹ مار کے بعد آتش یار فورس نے پورے بازار پر پمپوں سے پٹرول چھڑکا اور آگ لگا کر پورے شہر کو راکھ کا ڈھیر بنا کر رکھ دینے کی کوشش کی۔ ہفتوں تک بازار میں بلڈوزر چلایا جاتا رہا جس سے بازار ایک میدانی علاقے میں تبدیل ہو گیا۔ وانا کی مثالی جامع مسجد جو نو لاکھ روپے کے قومی چندے سے تعمیر ہوئی تھی کو قبضے میں لے لیا گیا اور مسجد کے میناروں پر مشین گنیں نصب کر کے لوگوں پر گولیاں برسائی جاتی رہیں۔ گویا کہ مسجد کو ایک فوجی چھاؤنی میں بدل دیا گیا۔

مسجد سے ملحق دارالعلوم کے ۲۵۰ طلباء کو زبردستی مار بھگایا اور ان کے کپڑوں۔ بستروں اور سامان پر قبضہ کر لیا۔ دارالعلوم کا اثاثہ لائبریریاں راشن کے گودام دیگر اشیاء لوٹ لی گئیں دارالعلوم کی بعض عمارات پر بلڈوزر پھیر دیا گیا اور بعض کو اپنے استعمال میں رکھا۔

اس اندھا دھند اور وحشیانہ کارروائی میں کلام پاک کے دو ہزار نسخے جل کر راکھ ہو گئے۔ امور کشمیر اور قبائلی امور کے وفاقی وزیر جناب فقیر محمد صاحب کے دورے کے موقع پر یہ تمام مقامات اور نشانات دکھائے گئے۔ اور قرآن کریم کے جلے ہوئے نسخے بھی پیش کئے جو موصوف اسلام آباد اپنے ہمراہ لے گئے۔

مذکورہ مظالم کو درست ثابت کرنے کے لیے علاقے کی معروف و مشہور شخصیت حضرت مولانا نور محمد صاحب اور ان کے رفقاء کو گرفتار کر کے بے بنیاد الزامات کی ایک طویل فہرست پولٹیکل ایجنٹ کے ذریعہ تیار کرائی گئی اور ملک صاحبان سے بجبر انگوٹھے ثبت کرائے گئے اور پھر خود ہی یکطرفہ فیصلہ کرتے ہوئے مولانا نور محمد کو دس سال قید بامشقت اور باقی رفقاء کو مختلف سزائیں دی گئیں

موجودہ قوانین کے مطابق پولٹیکل ایجنٹ کی طرف سے کئے گئے فیصلے کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ مزید یہ کہ تباہ شدہ بازار کو دوبارہ تعمیر کرنا ممنوع قرار دیا گیا تاکہ عوام کا معاشی و اقتصادی استحصال کیا جا سکے۔ جبکہ مذکورہ بازار لوگوں کی اپنی ذاتی جگہ پر بنایا گیا تھا اور جس کی بنیاد پاکستان بننے سے پہلے رکھی گئی تھی۔

ہمیں یہ بات نہایت افسوس سے کہنی پڑتی ہے کہ موجودہ مارشل لاء حکومت نے بھٹو مظالم کی تلافی کے لیے بہت سے مقامات پر لائق تحسین اور باعث تبریک اقدامات کیے ہیں۔ مگر وزیرستان وانا کے سلسلے میں کوئی ایسا اقدام نہیں کیا جس سے عوام پر کئے گئے مظالم کا ازالہ ہو سکے۔

حیرت یہ کہ حضرت مولانا نور محمد صاحب اور ان کے رفقاء آج جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں محبوس ہیں۔ جامعہ مسجد اور دارالعلوم آج بھی حکومت کے قبضہ میں ہیں اور ویران پڑے ہیں۔ مارکیٹ کی از سر نو تعمیر پر آج بھی سابقہ پابندی بحال ہے۔ حالانکہ قبائل کی بااثر شخصیات بار بار حکومت کو اس طرف توجہ دلا چکی ہیں اور مطالبات کر رہی ہیں۔ مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔ قبائلی تنظیمیں بھی اخبارات و جرائد کے ذریعہ حکومت سے اپیل کرتی رہی ہیں کہ وزیرستان کے اجڑے ہوئے عوام کی دستگیری کی جائے۔ مگر کوئی نہیں سنتا۔

اس تاخیر کی ایک ہی وجہ سمجھ میں آتی ہے کہ وزیرستان کو بعض شخصیات اپنے ذاتی مفادات کی غرض سے متعلقہ حکام کو صحیح صورتحال سے آگاہ نہیں ہونے دیتے۔ مولانا نور محمد صاحب سے متعلق بھی ان مفاد پرستوں نے غلط فہمی میں مبتلا کیا ہوا ہے۔

حالانکہ وزیرستان کے عوام اور خاص طور پر حضرت مولانا نور محمد صاحب ملک و قوم کے سچے بہی خواہ اور ہمدرد ہیں اور ہر آڑے وقت میں ملک و ملت کی خدمت کرتے رہے ہیں۔

مکتوب — خانپور

مجھے اسلامی نظام چاہیے، جس کے ہاتھوں آئے جہاں سے آئے

قائد جمعیت قائد اسلامی انقلاب حضرت مولانا مفتی محمود کا خانپور کے جلسہ عام سے خطاب

خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا موجودہ حکومت سے ہمارا تعاون صرف دو مقاصد کے حصول کے لیے ہے نظام اسلام کا نفاذ اور جمہوریت کی بحالی نظام اسلام کے حصول کی خاطر ہم نے اپنی سیاست کو داؤ پر لگایا ہے اور تمام خطرات کو مول لیے ہوئے میدان میں کودے اب وہ منزل قریب ہے مجھے قانونِ اسلام چاہیے جہاں سے آئے جس کے ہاتھوں آئے اسلام کے لیے ہم نمائندہ حکومت کا مزید انتظار نہیں کر سکتے۔ ساحل پہ کھڑے ہوئے تماشائیوں کو چاہیے کہ اس مقصد کے حصول کی خاطر پھر متحد ہو جائیں ایسے لوگ جو ساحل پہ کھڑے تماشا دیکھنے کے عادی ہیں یہ نظام مصطفیٰ ؐ سے مخلص نہیں ہو سکتے ملی نظامِ اسلام کے لیے غیر جمہوری اور غیر سیاسی ہوں۔

مولانا مفتی محمود ۵ ر فروری دس بجے بذریعہ کار ملتان سے خانپور کیلئے روانہ ہوئے ان کے ہمراہ مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی شیخ الحدیث مدرسہ مخزن العلوم و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان تھے۔ جب حضرت مفتی صاحب کی گاڑی ضلع رحیم یار خان کی حدود میں داخل ہوئی تو مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی الحاج خواجہ منظور احمد صدر پاکستان قومی اتحاد خانپور مولانا نذر محمد صاحب صاحبزادہ فضل الرحمٰن مولانا رشید احمد صاحب قاری حماد اللہ صاحب، حاجی عبدالرشید صاحب وغیرہ جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں نے استقبال کیا اور خوش آمدید کہا پھر یہ قافلہ قائد اسلامی انقلاب کو لے کر خان پور روانہ ہوا دور دور تک کاروں کی ایک لمبی قطار جلوس کی شکل اختیار کر گئی جلوس اس پُر کیف منظر کے ساتھ دین پور شریف پہنچا وہاں حضرت مفتی صاحب نے نماز ظہر ادا فرمائی اور حضرت خلیفہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبدالہادی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر تشریف لے گئے فاتحہ پڑھی۔ حضرت مولانا سراج احمد صاحب سجادہ نشین درگاہ عالیہ دین پور شریف میاں خلیل احمد صاحب و دیگر لواحقین حضرت مولانا عبدالہادی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اظہار تعزیت فرمایا اور خانپور شیخ الاسلام حضرت درخواستی صاحب امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام کے مدرسہ مخزن العلوم میں جلسہ عام سے خطاب کیا اور حضرت کی صحت یابی کی دعاء کی جو کہ آج کل کراچی میں زیر علاج ہیں پھر شام کو مدرسہ مخزن العلوم میں حضرت مفتی صاحب کے اعزاز میں جمعیۃ علماء اسلام خانپور نے عشائیہ دیا جس میں شہری معززین و کارکنان جمعیۃ و قومی اتحاد وکلاء صحافی حضرات شریک ہوئے پھر حضرت مفتی صاحب عشائیہ سے فارغ ہو کر دین پور شریف چلے گئے رات وہاں قیام فرمایا صبح ۶ ر فروری کو قصبہ سہجا میں خطاب کیا جہاں حضرت مفتی صاحب کی موجودگی میں وہاں کے مقامی زمیندار رئیس عبدالغفور صاحب سابق چیئرمین رئیس عبدالغنی صاحب رئیس خدا بخش صاحب رئیس گل محمد صاحب چوہدری خوشی محمد صاحب نے جمعیت میں شمولیت کا اعلان کیا جمعیت کے مقامی رہنماؤں جناب حاجی احمد بخش صاحب سابق چیئرمین جام محمد رمضان صاحب الحاج صوفی منظور احمد صاحب جام فتح محمد جام شاہ محمد صاحب مولانا خدا بخش صاحب، حافظ اللہ ودھایا صاحب وغیرہ نے ان کا خیر مقدم کیا پھر حضرت مفتی صاحب کاروں کے ایک لمبے جلوس کے ساتھ رحیم یار خان تشریف لے گئے وہاں سے جمال الدین والی میں سید غلام میران شاہ صاحب ان کے صاحبزادے سید اقبال محمود جو کہ تھوڑے دن ہوئے شہید ہوئے تھے اظہار تعزیت کیا پھر واپس رحیم یار خان تشریف لائے وہاں جلسہ عام سے خطاب کیا شام بوقت عصر اختتام جمعہ کے بعد ملتان کیلئے روانہ ہوئے راستہ میں نماز عصر ادا فرمائی بعد عصر چوک ظاہر پیر میں اسی کاروں کے قافلہ کے ساتھ پہنچے وہاں جماعتی احباب موجود تھے کچھ وقفہ جماعتیوں سے ملاقات کر کے ملتان روانہ ہو گئے جہاں مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی خواجہ منظور احمد مولانا غلام ربانی قاری حماد اللہ مولانا رشید مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی مولانا حبیب الرحمٰن درخواستی خان محمد ناظم جمعیت و دیگر جماعتی احباب نے الوداع کہا حضرت مولانا مفتی محمود ملتان کے لیے روانہ ہو گئے اور مولانا محمد قاسم دین پوری ان کے

برطانوی روزنامے "دی سنڈے ٹیلی گراف" کا تبصرہ۔ ترجمہ: شکیل احمد

اسلام ایک خطرہ

ایران میں سرمایہ دارانہ طرز پر ملک کو جدید اور صنعتی بنانے کی پالیسی جو کہ مادی مشکلات کا موجب بنی۔ اب ایک ایسے سیاسی انقلاب کو جنم دے رہی ہے۔ جس سے نہ صرف جنگ پسند مارکیست کو فائدہ ہوگا بلکہ اسلام کے حق میں بھی ایک خوشگوار فضا پیدا ہو رہی ہے۔ دراصل جدیدیت اور صنعت کاری کا مطلب صرف یہی نہیں کہ آبادی دیہاتوں سے شہروں کی جانب منتقل ہونے لگے۔ ہر چند یہ انتقال بھی لازماً بھوک بے گھر افراد اور کچی آبادیاں جیسے مسائل کو جنم دیتا ہے۔

جدیدیت اور صنعت کاری ایک ایسا اخلاقی اور روحانی عمل ہے جس میں قدیم مذہب سے انحراف بھی شامل ہے اور متوقع نتائج پیدا کرنے میں اس کی ناکامی جہاں خدا اور مارکس کیلئے برأت کا اظہار ہے وہاں مغربی اقدار اور مغربی ٹیکنالوجی دونوں کے خلاف ایک فردِ جرم بھی ہے۔

مغرب کے خلاف جو نفرت جنم لے رہی ہے اسے اکثر مبصرین صرف کمیونزم ہی کے حوالے سے دیکھتے ہیں۔ جبکہ خدا کو ہنوز اتنی اہمیت دینے میں وہ دقت محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ اہل مغرب کے نزدیک خدا مر چکا ہے۔ اس لیے یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ مشرقِ وسطیٰ میں بھی زندہ نہیں ہے۔ یہ بات کہ کے۔ جی۔ بی کے ایجنٹ مغرب کے لیے کوئی مصیبت کھڑی کر سکتے ہیں زیادہ آسانی سے سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن کون عقل کا اندھا ان چند جنوبی ملاؤں کے بارے میں فکر مند ہو؟

کس قدر کمزور ہے انسان کی یادداشت!

ابھی اس صدی کے آغاز ہی کی تو بات ہے جب اسلامی دنیا ایک ایسی قوت تھی جس سے عیسائی دنیا بوجوہ خوفزدہ تھی۔ اور یہ ڈر بھی کوئی سلطنت عثمانیہ کی عسکری قوت کے باعث نہ تھا باوجودیکہ وہ ایک بڑی مملکت تھی۔ اس خوف کی جڑیں تاریخ میں بہت گہری تھیں جو ایک قدیم مذہب سے وابستہ تھیں۔ جس نے صدیوں تک انسانوں کی کثیر تعداد کے دلوں میں یقین کا وہ جذبہ پیدا کئے رکھا جو عیسائیوں کے خلاف تھا اور جس کی خاطر وہ جان تک کی قربانی دینے پر تیار رہتے تھے۔

اس دور کے بعد ہی اہل مغرب نے بآسانی یہ فرض کر لیا تھا کہ اسلام اپنی قوت کھو چکا ہے۔ اور مسٹر گلیڈسٹون (ایک برطانوی وزیراعظم نے اسی کو دانشمندی سمجھا کہ مطالعہ قرآن پر بھی اتنی ہی توجہ دی جائے جتنی کہ انجیل پر تاکہ دشمن کی ذہنی اُپج کا صحیح اندازہ لگایا جا سکے۔ اس کے جانشینوں نے اگر کبھی مطالعہ کی طرف توجہ کی بھی تو انہوں نے یا تو "مین کمف" (MEIN KAMPF) کو پڑھا ہے یا پھر "داس کیپیٹل" (DAS COPITL) کو اور اسلام کی بجائے فسطائیت یا کمیونزم اہل مغرب کے لیے سوہانِ روح بن گیا۔

اہل مغرب کی توجہ میں یہ تبدیلی بلاوجہ نہ تھی۔ جنگ عظیم کے خاتمہ کے ساتھ ہی سلطنتِ عثمانیہ کا خاتمہ ہو گیا یوں جب اسلام کی طرف سے کسی فوجی حملے کا کوئی خطرہ نہ رہا تو مغرب کے لیے بلکہ یوں کہئے کہ برطانیہ کے لیے مشرقِ وسطیٰ میں تسلط قائم کرنے کا راستہ صاف ہو گیا۔ اس جسمانی تسلط سے کہیں زیادہ اہم مغربی اقدار اور نظریات کا غلبہ تھا۔ جس نے عربوں کی روحوں کو مسخر کر لیا اور ایک پوری نسل ایسے زعماء کی پیدا کی جو مغرب پرستی کے لیے بے تاب تھے۔ لیکن یہ جبیں سائی بھی عیسائیت کے سامنے ہرگز نہ تھی بلکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ان "تازہ خداؤں" کے سامنے تھی جن پر خود اہل مغرب کا بھی ایمان تھا اور یہ نئے خدا اس قدر طاقتور تھے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ پر ہمارے ایمان کو غارت کر دیا اور یقیناً ایسا ہی حال ان (مسلمانوں) کے ایمان باللہ کا ہونا تھا۔

اسرائیل کے قیام میں دلچسپی اہل مغرب کی اس کوتاہ نظری اور تساہل کی بہترین مثال ہے جو انہوں نے یہ سوچ کر اختیار کی کہ مسلمانوں کا ایمان لامحالہ روبہ زوال ہوگا اور ان میں اسلام کے خلاف نفرت پیدا ہوگی۔ اس کے ذمہ دار مغربی مدبرین جو خود تشکیک کا شکار تھے یہ تصور ہی نہ کر سکے کہ وہ اس طرح کس غیظ اور اشتعال کو دعوت دے رہے ہیں ان کا خیال تھا کہ لادینیت کی لہریں یہودیوں اور عربوں (مسلمانوں) میں ہر قسم کی تفریق کو بہالے جائیں گی اور مذہب جیسی پرانی شے ہرگز ان کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ یاد رہے ایسے ہی مفروضے شمالی آئرلینڈ کے بارے میں بھی قائم کئے گئے تھے۔

ممکن ہے ایسا ہو بھی جاتا لیکن دو واقعات ایسے رونما ہوئے جن کی پیش بینی نہ کی جا سکی۔ اوّل یہ کہ جنگ عظیم دوم کے اختتام پر ڈرامائی انداز میں برطانیہ کے اعصاب ایسے شل ہوئے کہ وہ جلد از جلد عدن سے لیکر خلیج فارس تک کے علاقے سے کھسک گیا۔ اس اخلاقی اور جسمانی کمزوری کے مظاہرے نے عرب قومیت کے شعلوں کو اور ہوا

دی اور ظاہر ہے ایسے میں اہل عرب جدیدیت اور صنعت کاری بارے میں ۔ اور اس سے بھی کم جمہوریت اور آزاد خیال کے بارے میں ۔ اور سوچ ہی کیا سکتے تھے جبکہ خود برطانیہ جس کے پالنے میں یہ سب چیزیں پلی اور بڑھی تھیں یوں سرِ بازارِ عالم رسوا ہو رہا تھا آخر عربوں کو کیا پڑی تھی کہ وہ مغرب کے ان خداؤں پر اب بھی اپنا ایمان رکھتے جو خود اپنوں کیلئے باعثِ آزار بن چکے تھے ۔ اگر برطانیہ کی صورت حال اس کے مستقبل کی غماض تھی تو کوئی کالہے کو اس کے ماضی سے اب بھی چمٹا رہتا ۔

بے بضاعتی کا یہ تاثر جس سے مغرب کا وقار خاصا مجروح ہوا ۔ وہ مغرب جو کبھی اخلاقی اور مادی دونوں لحاظ سے دنیا پہ چھایا ہوا تھا اس وقت لرزاں و ترساں نظر آنے لگا جب عربوں نے تیل کی سپلائی بند کر کے ایک سنسنی خیز فتح حاصل کر لی ۔ حتیٰ کہ امریکہ بھی جسے اب مغرب کی سیادت حاصل ہے اس کی تاب نہ لا سکا ۔ تیل کی اس بندش کا جس نے مغرب کو مزید نکو بنایا سب سے زیادہ حیران کن پہلو یہ تھا کہ یہ پابندی مصر اور ایران جیسے جدیدیت پسند ممالک نے نہیں بلکہ سعودی عرب جیسے سخت اسلامی ممالک کی طرف سے عائد کی گئی ۔ اس سے قبل جب مصر نے برطانیہ کو للکارا تھا تو اس نے بنیاد مغرب ہی کے دیئے ہوئے نعروں کو بنایا تھا ۔ لیکن جب سعودی عرب ، لیبیا ، خلیج کے شیوخ اور دوسروں نے تیل پر پابندی لگائی تو مغربیوں کی حالت ان بھیڑ بکریوں کی سی ہو گئی جو ذبح خانے میں قصائیوں کے ہاتھوں میں کراہ رہی ہوں اور یہ عظیم الشان کامیابی ان لوگوں نے صرف اللہ کی دی ہوئی نعمت ۔ سیال سونا ۔ کے ذریعے حاصل کی اور انہیں کہیں بھی مغربی اقدار یا "تکنیک" کا سہارا نہیں لینا پڑا ۔

پوری تاریخِ انسانی میں کبھی بھی مذہبی ردِ عمل اس قدر کامیابی سے نہیں نوازا گیا بغیر ان اصولوں اور طریقوں کو اپنائے ہوئے جو ترقی کے لیے ضروری ہے (جیسے کفایت شعاری ، محنت ، تعلیم ، جمہوریت اور آزاد خیالی) اور بغیر ان چیزوں کو چھوڑے ہوئے جو ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں (مذہبی تاریک خیالی ...... ظلم و تعدی ، رشوت ستانی اور کاہلی وغیرہ) ان عربوں نے وہ کامیابی حاصل کی ہے کہ اب پوری دنیا ان کی جھولی میں نظر آتی ہے ۔

لہٰذا کچھ عرب ممالک میں تو لوگ ان آلام و مصائب کے باعث اپنے ایمان کو تازہ کر رہے ہیں جس میں یہ لوگ اپنے ارتداد کے باعث مبتلا ہوئے اور دوسری جگہوں پہ لوگ اپنے ایمان کو مضبوط کر رہے ہیں ان انعامات کی وجہ سے جو اس ایمان کا ثمر ہیں تاہم ہر دو نواع کے لوگوں میں ۔ وہ جنہوں نے جدیدیت کو اپنایا اور وہ جنہوں نے اس سے احتناب کیا ۔ ایک قدرِ مشترک ضرور ہے اور وہ ہے مغرب کے خداؤں سے نفرت ، جو مغرب کے انحطاط اور بے بضاعتی کے ذمہ دار رہیں ۔ خیر یہ تو کہنے کی ضرورت نہیں کہ اسلام کی طاقت اور مغرب کی بے طاقتی کا یہ تاثر محض ایک سراب ہے کیونکہ اگر مغرب اپنی معاشی قوت کو اپنے استعمال میں لے آئے اور عسکری قوت کے استعمال کی تو بات ہی چھوڑیئے ۔ تو وہ تیل کے ہتھیار کو بآسانی کند کر سکتا ہے ۔ لیکن ضمیر مغرب پہ گناہوں کا بوجھ ۔ نو آبادیاتی نظام کے خاتمے پہ یورپی طاقتوں کیلئے اور امریکہ کے لیے ویت نام کی جنگ کے بعد ۔ اس قدر زیادہ ہے کہ وہ ایسا کر نہیں سکتے اور یوں وہ اسلام کو ایک بار پھر یہ ہمت بندھا رہے کہ وہ اپنی تقدیر کا خود مالک بن جائے ۔

اسلام کے اس نئے خطرے کو ہم اسی وقت صحیح طور پہ سمجھ سکتے جب کہ ہم اس کا مطالعہ ان گھٹور مقاصد کے حوالے سے کریں جو اس کے پس منظر میں کارفرما ہیں اور یہ مقاصد عقل اور مادیت سے ماورا ایک مذہبی انتقام اور غیظ پہ مشتمل ہیں اور اس سے نمٹنے کے لیے ہمیں فوجی کارروائی کے امکان کو لازماً ذہن میں رکھنا چاہیے اگر اس دوبارہ ابھرتے ہوئے اسلام کو یہ چھٹی دے دی گئی کہ جہاد کا ایک نیا تصور اختیار کرلے اور محسوس کرنے لگے وہ ہماری عسکری قوت سے بچ کر کامیاب ہو سکتا ہے تو یاد رکھیے یہ عیسائیت کو بدترین انجام سے دوچار کر دے گا ۔ ہاں ! اس انجام کی ہولناکی کا انحصار اس پہ ہے کہ ہم خود اس کو کس حد تک دعوت دیتے ہیں اور یوں کہاں تک ہم اس کے مستحق ٹھہرتے ہیں ۔

ملتان کے لیل و نہار

محمد یعقوب شیخ

بدعنوان نوکر شاہی سے منصفانہ انتخابات کی توقع نہیں کی جا سکتی

دنیا اسلام کی اخوّت اور اسلامی نظام کی قائل ہو گئی ہے

(مفتی محمود)

پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود ملتان پہنچے تو ہوائی اڈہ پر ان کا استقبال کیا گیا۔ مفتی صاحب نے پی آئی اے کینٹین میں اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان قومی اتحاد کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۲ ربیع الاوّل کے فوراً بعد ہوگا جس میں حالاتِ حاضرہ کا جائزہ لیا جائے گا۔

فرقہ واریت

مولانا شاہ احمد نورانی کی تقریروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ فرقہ وارانہ اور طبقاتی مسائل ابھار کر ایک ایسی صورتِ حال پیدا کی جا رہی ہے جو کسی طرح بھی انتخابات جلد کرانے میں ممد نہیں ہو سکے گی۔ مولانا شاہ احمد نورانی اور ان کے رفقاء ہر روز ہمیں گالی دیتے ہیں۔ ہم اس کے جواب میں دعا دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ ہم اور کر بھی کیا سکتے ہیں؟

ہم وزارتوں سے الگ ہو جائیں گے

ہم نے صدر سے اپنی گذشتہ ملاقات میں واضح کر دیا تھا کہ اسلامی نظام کا اعلان ہمارے لیے اطمینان بخش بھی ہوا اور انتخابات حسب وعدہ اکتوبر میں کرانے کے پروگرام کا اعلان نہ کیا گیا تو ہمارے وزراء کابینہ سے نکل آئیں گے۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ۷۷ء کے انتخابات میں نوکر شاہی کے جن افراد نے دھاندلیوں اور بے قاعدگی کا ارتکاب کیا ہے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اگر یہ لوگ مسلط رہے تو ملک میں منصفانہ اور آزادانہ انتخابات کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ نوکر شاہی کا بھی احتساب کیا جائے۔

اقتدار کا انتقال

انشاء اللہ اس سال انتخابات ہوں گے جس کے نتیجہ میں منتخب نمائندوں کو اقتدار منتقل ہو جائے گا۔ قومی اتحاد نے اقتدار کی ہوس میں حکومت میں شمولیت اختیار نہیں کی۔ ہم نے مارشل لاء حکام کے ساتھ واضح یقین دہانی کے بعد تعاون کیا ہے کہ اسلامی نظام نافذ ہوگا۔ اور جلد از جلد انتخابات ہوں گے۔ حکومت میں ہماری شمولیت کی صورت میں ان دونوں مقاصد کی راہ میں رکاوٹیں پیدا ہو جاتیں۔ قومی اتحاد اقتدار کا بھوکا نہیں۔ اگر یہ بات ہوتی تو میں صوبہ سرحد کی وزارت سے الگ نہ ہوتا۔

اسلامی نظام کا نفاذ

قوم نے اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ اور اب قوم اس کے لیے مزید انتظار نہیں کر سکتی۔ جس قدر جلد ممکن ہو اسلامی نظام نافذ کر دیا جائے۔ اسلامی نظام کے نفاذ کے ساتھ ہی سماجی جرائم اور برائیاں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ اگر اس سلسلہ میں دانستہ تاخیر کی گئی تو قومی اتحاد وزارتوں سے الگ ہو جائے گا۔

غیر نمائندہ حکومت سے تعاون

اگر حکومت نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا تو ہم اقتدار سے الگ ہو جائیں گے مگر کنفرنٹیشن کی پالیسی پھر بھی اختیار نہیں کریں گے اس لیے کہ ملک اس کا متحمل نہیں۔ اگر موجودہ فوجی حکومت ناکام ہو گئی تو ملک زبردست بحران کا شکار ہو جائے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں پاکستان کی سالمیت کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ہم بنیادی طور پر فوری انتخابات کرانے اور اسلامی نظام نافذ کرانے کی خاطر غیر نمائندہ حکومت میں شامل ہوئے اور آج تک انتخابات فوری کرانے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہمارا موقف تو اس حد تک مضبوط ہے کہ اگر انتخابات شیڈول کے مطابق نہ ہوئے تو اتحاد کے وزراء کرسیوں کو ٹھکرا کر حکومت سے باہر آ جائیں گے۔

اتحاد کی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے

میں سیاسی رہنماؤں کی گرفتاریوں کے حق میں نہیں موجودہ حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے اتحاد کی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔ لیکن عوام پر یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ان تمام تر خرابیوں کی ذمہ داری قومی اتحاد پر نہیں مارشل لاء حکومت پر ہے۔ انتخابات کے بعد جمہوری طریقہ سے جو حکومت ہمارے سپرد ہوگی تو اس کے بعد کے حالات کی ذمہ دار منتخب عوامی حکومت ہوگی۔

ہمسایہ ملک افغانستان و ایران

افغانستان سے کوئی تیس ہزار کے قریب افغانی باشندے پاکستان آئے ہیں۔ جنہیں انسانی ہمدردی کے طور پر حکومت نے اقامتی اور دیگر سہولتیں مہیا کی ہیں۔

اتحاد تعاون نہ کرتا تو ایک اور انقلاب آجاتا

الگ ہونیوالوں نے شہداء سے انصاف نہیں کیا

فتوٰی فروشی کا طعنہ دینے والے خود ایمان فروش ہیں۔

ایران کا مسئلہ اس ملک کا اندرونی مسئلہ ہے جو وہاں کے عوام کی جو خواہش ہوگی اس کے مطابق فیصلہ ہونا چاہیے۔

دو بڑی طاقتیں

دنیا کی دو بڑی طاقتیں پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ نہیں چاہتیں ہو سکتا ہے کہ وہ روڑے اٹکانے سے بھی گریز نہ کریں۔ بہر حال ہمیں اپنی خارجہ پالیسی آزاد بنیادوں پر استوار کرنی چاہیے ہم ان دو بڑی طاقتوں سے ٹکرانا بھی نہیں چاہتے اور نہ ہی ان کے آلہ کار بن کر رہنا چاہتے ہیں۔ تحریک نظام مصطفیٰ نے دنیا کو اسلام کی جانب راغب کر دیا ہے۔ اب دنیا اسلامی اخوت اور اسلامی نظام کی قائل ہو گئی ہے دنیا بھر کے ترقی یافتہ ملک بھی اسلامی نظام کو اپنانے پر مجبور ہوں گے۔

انشاء اللہ بہت جلد پاکستان میں غیر اسلامی قوانین کو تبدیل کر دیا جائے گا۔ اور شریعت مطہرہ کے مطابق قانون تشکیل دیئے جائیں گے۔

حاجی فقیر محمد وزیر ریاستیں سرحدی علاقے اور امور کشمیر ملتان پہنچے تو قومی اتحاد کے کارکنوں نے خیر مقدم کیا حاجی صاحب ہائی وے ریسٹ ہاؤس گئے اور پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ بعد میں ٹاؤن ہال میں ہم اور ہمارے مسائل کے موضوع پر خطاب کیا۔ گلگشت میں مدرسہ قاسم العلوم جدید کا معائنہ کیا نماز مغرب پڑھائی اور امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع ملتان سید خورشید عباس گردیزی کی رہائش گاہ پر دعوت عشائیہ میں شریک ہوئے۔ بعد عشاء مدرسہ قاسم العلوم میں حاجی صاحب نے جلسہ سیرت النبیؐ سے خطاب کیا۔

یوم میلاد النبیؐ اور حکومت

حاجی فقیر محمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس سال یہ پہلا موقع ہے کہ نبی پاکؐ کا دن سرکاری سطح پر پوری شان و شوکت سے منائے جانے کا پروگرام ہے۔ صدر مملکت اور چاروں صوبوں کے گورنر اپنی اپنی جگہ سیرت کے جلسوں میں شریک ہوں گے۔ صدر اس سلسلہ میں بیان بھی دیں گے اور اسلامی قوانین کے نفاذ کا اعلان بھی کریں گے۔ اسلامی مشاورتی کونسل نے اسلامی قوانین کی تدوین کا جس قدر کام کیا ہے اسے نافذ کر دیا جائے گا۔

اسلامی قوانین کا نفاذ

لوگ بار بار سوال کرتے ہیں کہ اسلام قسط وار کیوں نافذ کیا جا رہا ہے میں اس کی مثال اسطرح بیان کرتا ہوں کہ ہم نے ایک عمارت بنانی ہو تو اس کے لیے مٹیریل فراہم کیا جاتا ہے اور پھر بنیاد رکھی جاتی ہے ۱۲ ربیع الاوّل کو اسلامی قوانین کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ ابتداء ہو گئی تو انشاء اللہ تکمیل بھی ہو جائے گی ۳۰/۳۲ سال میں اس قدر پیش رفت نہیں ہوئی تھی جس قدر ۵ ماہ میں ہوئی ہے۔

اسلامی قوانین کے نفاذ کا یہ بہترین موقع ہے اگر ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو انشاء اللہ لوگوں کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ آج دنیا کی نگاہیں پاکستان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ یورپ میں بھی اسلامی تحریک پر دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

اسلام آباد اور اسلام

اسلام کے نفاذ کے لیے واقعی اسلام آباد کی ضرورت ہے۔ جب تک اقتدار پر قبضہ نہ ہو اسلام کے نفاذ کے لیے جس طاقت اور قوت کی ضرورت ہے اس کے حصول کے بغیر نظام مصطفیٰ کی تعبیر مشکل ہے۔ جب تک کرسی اقتدار پر ایسے لوگ بیٹھے رہے جو اسلام سے مخلص نہ تھے۔ باتوں باتوں پر گذارہ ہوتا رہا۔ اب ایک اچھی ابتداء ہو رہی ہے اب نظام مصطفیٰ انشاء اللہ نافذ ہوگا۔

اسلامی حدود کا اجراء

اس سے پہلے ٹاؤن ہال میں خطاب کرتے ہوئے حاجی فقیر محمد صاحب نے کہا کہ اسلامی حدود کے اجراء کے سلسلہ میں جن خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ فرنگی جو قانون چھوڑ گیا اس میں جرم کے بعد مجرم کو سزا دی جاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام ارتکاب جرم سے روکتا ہے اسلام کی سخت سزاؤں کا مقصد یہ ہے کہ جرم سرزد نہ ہو۔ اگر اسلامی سزائیں نافذ ہو گئیں تو کوئی شخص جرائم کے قریب تک نہیں آئے گا۔ جس طرح سعودی عرب میں جرائم ختم ہو گئے ہیں۔ پاکستان میں بھی اسی طرح جرائم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور کسی کے ہاتھ کاٹنے کی نوبت نہیں آئے گی۔

احساس فرض

اسلامی نظام میں سب سے زیادہ احساس فرض کا خیال رکھا جاتا ہے اسلام حق ادا کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ ترغیب دیتا ہے۔ حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ مالک مزدور کا حق ادا کرے۔ زمیندار کاشتکار کا حق ادا کرے۔ استاد طالب علم کا حق ادا کرے طالب علم استاد کا حق ادا کرے۔ مرد عورت کا حق ادا کرے۔

میں آپ سے اپیل کروں گا کہ آپ اسلام کا ساتھ دیں۔ ملک کا امن و امان بہبود کا تقاضا ہے کہ ہم پورے خلوص کے ساتھ دعوت اسلام پیش کریں جو لوگ ہمارے پروگرام سے اختلاف کرتے ہیں وہ اس بات پر الیکشن لڑیں۔ ہمارے دوست جو قومی اتحاد کو چھوڑ گئے ہیں۔ ان کے پاس کوئی نعرہ نہیں۔

ایک اور انقلاب آجاتا

فوج جب بھی برسرِ اقتدار آئی اور فوج نے جب بھی کسی ملک پر قبضہ کیا وہ دیر تک اقتدار کو چھوڑتی نہیں۔ آپ ایران کے حالات کو دیکھیں ۔ دیگر عرب ممالک کے حالات پر غور کریں۔ اگر پاکستان قومی اتحاد حکومت سے تعاون نہ کرتا تو ایک انقلاب اور آجاتا ہمارا سب سے بڑا مقصد غیر جانبدارانہ انتخابات کرانا ہے تاکہ اقتدار عوام تک لایا جا سکے ہم نے ہمیشہ الیکشن کا مطالبہ کیا ہے ۔ اور اس سے بھی زیادہ ضروری مطالبہ ہمارا یہ ہے کہ اسلام کو بحیثیت ملک کے قانون نافذ کیا جائے ۔

ولی خان کا موقف اور ہم

ہمارا موقف یہ تھا کہ احتساب کی بجائے انتخاب ولی خان نے کہا کہ احتساب پہلے ہو۔ ایک موقعہ پر مفتی صاحب سے ولی خان نے سوال کیا کہ مفتی صاحب گندی جگہ نماز ہو جائے گی ۔ مفتی صاحب نے کہا کہ گندی جگہ کی صفائی پر اتنا وقت نہیں لگنا چاہیے کہ نماز ہی قضا ہو جائے ۔

ہم نے حکومت میں شمولیت اسی شرط پر کی ہے کہ اکتوبر سے پہلے انتخابات بھی ہوں گے اور اسلامی قوانین بھی نافذ ہوں گے ۔

شہداء کے ساتھ نا انصافی

بعض لوگ شوشے چھوڑتے ہیں یا اپنی خفت مٹانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اتحاد سے الگ ہو کر شہداء کے ساتھ ناانصافی کی ہے اس ناانصافی پر پردہ ڈالنے کے لیے اب وہ جذباتی نعرے بازی سے کام لے رہے ہیں ۔ اتحاد باوجود کہ کمزور ہو چکا ہے ۔ ٹوٹ چکا ہے مگر پھر بھی ہمارے قائدین کی بیدار مغزی اور صلاحیت سے اتحاد اس وقت بھی سب سے زیادہ مضبوط سیاسی حیثیت کا مالک ہے ۔ جو لوگ اتحاد سے الگ ہوئے انہوں نے شہداء سے انصاف نہیں کیا ۔

شریعت کمیشن

ہم جو کچھ کر رہے ہیں خلوص اور نیک نیتی سے کر رہے ہیں ۔ رہا یہ سوال کہ سارا اسلام یہ نافذ کیوں نہیں کرتے ۔ ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ قانونی ڈھانچہ تبدیل کرنا ہے اور اس کی جگہ دوسرا ڈھانچہ نصب کرنا ہے جو اس مختصر سے عرصہ میں تیار نہیں ہو سکتا۔ جس قدر تیار ہے اسے نافذ کر دیا جائے گا ۔ اور جو باقی ہے اسے مکمل ہوتے ہی نافذ کیا جائے گا۔ شریعت کمیشن ۱۲ ربیع الاول سے کام شروع کر دے گا تو قوانین کی تدوین کا کام بھی اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ ہر شخص کو اجازت ہو گی کہ سادہ کاغذ پر درخواست دیکر احکام شریعت کی وضاحت کرا لے ۔ یہ ایک بہت بڑا اقدام ہو گا اور اس طرح تمام قوانین کو قرآن وسنت کے مطابق تبدیل کر دیا جائے گا ۔ یہ اقدام اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ قانون سازی کے تمام اختیارات آئندہ انتظامیہ سے سلب ہو جائیں گے ۔ اور شریعت کمیشن کے ذریعہ قانون سازی کا کام شروع ہو جائیگا۔

فتویٰ فروش اور ایمان فروش

ہمارے دوست ہمارے ساتھی جو کل تک ہمارے ساتھی آج ہم پر اعتراض کر رہے ہیں ۔ اور غلط زبان استعمال کر رہے ہیں ۔ ایک صاحب جن کی جماعت میں تو استقلال کا نام ہے ۔ مگر خود ان میں استقلال نہیں انہوں نے کہا ہے کہ فتویٰ فروش مولویوں کی حکومت تسلیم نہیں کریں گے ۔ پتہ نہیں ان کی مراد کیا ہے ۔ بہرحال فتویٰ فروش اتنے برے نہیں جتنے ایمان فروش وہ حکمران ہی نہیں جو اپنے اور اپنی حکومت پر تنقید برداشت نہیں کر سکتا ۔

مسائل حل نہیں ہو رہے

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مسائل حل نہیں ہو رہے مگر اس کی ذمہ داری ہماری نہیں ۔ مارشل لاء حکومت کی ہے ۔ ہم نے صرف دو باتوں پر تعاون کیا ہے اگر ۱۲ ربیع الاول کو اسلامی قوانین کے نفاذ کی ابتدا نہیں ہوتی تو بھی ہم الگ ہو جائیں گے ۔ اور حکومت اکتوبر میں انتخابات کرانے کا اعلان نہیں کرتی تو بھی ہم وزارتوں پر لات مار کر باہر آجائیں گے ۔ اس ملک کو قانون کی حکمرانی کی ضرورت ہے ۔ قانون سے کوئی شخص بالاتر نہیں ہم اس مقصد کے لیے کام کر رہے ہیں ۔ مشکلات بے شمار ہیں ۔ آپ حضرات نے جو عظیم قربانیاں دی ہیں یہ رائیگاں نہیں جائیں گی ۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم کامیاب ہوں گے ۔ زکوٰۃ اور عشر کی آئندہ مالی سال سے وصولی شروع ہو گی ۔ اور اس رقم سے غریبوں اور نادار لوگوں کو وظائف دئیے جائیں گے ۔

کلیم اللہ ملک

فرقہ واریت کا جنّ

پھر بوتل سے باہر

یہ ہماری بڑی بدقسمتی ہے کہ جب بھی ہم اپنی اصلی منزل کی طرف روانہ ہونے کی تیاری کرتے ہیں ہماری قومی وملی سوچ کے دھارے بدل دیئے جاتے ہیں ہماری یکسوئی کو ختم کردیا جاتا ہے۔ اسی اثناء میں ہماری سوچوں کا تاج محل دھڑام سے نیچے گرتا ہے اور جب ہوش آتا ہے تو ہم اپنے اس مقام سے بھی چند قدم پیچھے کھڑے ہوتے ہیں جہاں سے اصل منزل کی طرف رُخ کرتے ہیں۔ قومی سطح پر ہمیں کئی ایک مواقع میسر آئے جن سے متعین شدہ منزل کو ڈھونڈنا آسان نظر آیا لیکن ہر بار ہمارے گناہوں کے ڈھیر کوئی نئی قیامت لائے اور امیدوں کی ساری مالا بکھر گئی۔

قومی اتحاد وجود میں آیا قوم کو دکھوں کا علاج نظر آیا قوم نے نونہالوں کی جانوں سے نذرانے پیش کئے لیکن نہ جانے وہ غیر مرئی طاقت جس نے راہنماؤں سے عقلِ سلیم کو چھیننا کہاں چھپی بیٹھی تھی۔ ایک گیا دوسرا اور پھر تیسرا۔ وہ اتحاد جو کامیابی سے ہمکنار ہوا خود رہنماؤں کی ہوس کی بھینٹ چڑھ گیا کسی نے کوئی بہانہ بنایا اور کسی نے کوئی ڈھنگ تراشا نئی سے نئی الجھن پیدا ہوئی اور قوم اپنی منزل سے دُور چلی گئی۔

ایک بات جو ہر قومی ذہن میں ابھی تک نا قابل فہم زمرے میں یقیناً پڑی ہوئی ہے کہ محض سیاسی منبچے تو اتحادوں میں شامل ہوتے رہتے ہیں اور وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو صرف قول سے اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں لیکن وہ قوتیں جو قول و فعل غرض ہر لحاظ سے اسلامی آئین کا نفاذ چاہتی ہیں انہیں کیا ہوا کہ منزل قریب آتے ہی وہ ایک دوسرے کے خلاف صف آراد ہو گئے حالانکہ سارے جہاں کی باطل قوتیں اس امر کے لئے اپنی پوری طاقتیں صرف کر رہی ہیں کہ اس ملک کو اس کی منزل تک نہ پہنچنے دیا جائے اور اس کے لیے وہ ہر قسم کا حربہ استعمال کر رہی ہیں۔ ایجنٹوں کے ذریعے سازشوں کے ذریعے تفریق اور تخریب کے ذریعے غرض محسوس ہونے اور نہ ہونے والے ہر ڈھنگ کو استعمال کر رہی ہیں اور اگر یہ خدشات درست ہیں تو ہمارے راہنماؤں کی فہم و فراست اور تدبر و ذہانت کہاں گئی کہ وہ ان درونِ خانہ ڈور ہاتھوں میں لینے والوں کے انداز کو پہنچان نہیں سکے۔ ذات اور فرقوں کی سرد جنگ میں پڑ کر قوم کو تقسیم کرنے کی سازش میں آلۂ کار بن رہے ہیں۔

تحریک پاکستان۔ تحریکِ ختم نبوت اور اسی طرح تحریک نظام مصطفیٰ میں روشن کامیابیاں اتحاد ہی سے عبارت ہیں۔ کوئی حیلہ ساز اس حقیقت سے حرفِ نظر کی جرأت نہیں کر سکتا۔ لیکن خدا جانے اس عظیم قوم کو کس شقی کی نظر یہ لگ گئی کہ اتحادی مینار کی اینٹیں اکھاڑ کر فرقوں کے مورچے تعمیر کئے جانے لگے۔ قومی زندگی مختلف النوع ٹولیوں میں بٹنے لگی۔ یہاں سوچ اور درد میں ڈوبا ہوا تعلیم یافتہ طبقہ پہلے صرف مسجد کے خطیب سے شکوہ کناں تھا کہ ؎

میں جانتا ہوں جماعت کا حشر کیا ہوگا
مسائلِ نظری میں الجھ گیا ہے خطیب

لیکن اب وہ راہنما بھی فتنوں اور نقد و جرح کی توپ و تفنگ سنبھالے میدان کار زار کی طرف بھاگتے نظر آتے ہیں جنہوں نے قوم سے اس کے بیٹوں اور اسباب کی قربانیاں طلب کرتے ہوئے یقین دلایا تھا کہ ہم ایک دوسرے کے سپاہی ہیں اور قیادت ہم میں سے جس کی بھی ہو ہم انشاء اللہ کندھے سے کندھا ملا کر چلیں گے اور اسلامی نظام کے قیام یعنی منزل تک متحد و متفق رہیں گے۔

فرقہ واریت کا جن ہر ایسے موقع پر بوتل سے باہر کیوں اور کیسے نکل آتا ہے جو برسوں کی تگ و دو کے بعد ہمیں بمشکل میسر آتا ہے۔ یہ بات صرف پاکستانی قوم ہی نہیں پورے عالم اسلام کے لیے توجہ طلب ہے فروعی اور اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ اختیار کر کے جب ہم ایک دوسرے کے ساتھ کئی مواقع پر چلے ہیں جو قوم کے لیے ابھی انتہائی اہم موڑ کی حیثیت اختیار کر گئے تھے اور خود راہنماؤں کی قسمتوں پر بھی اثر انداز ہونے والے تھے تو پھر آج ایسے اہم اور نازک دور اہے پر قوم کو فرقہ واریت کی آگ کا ایندھن کیوں بنایا جا رہا ہے جو ہمارے لیے حق و باطل کی تفریق کا آخری موقع سمجھا جا رہا ہے۔ حالانکہ آج قوم کو پہلے سے کہیں زیادہ یکسوئی اور یک جہتی کی ضرورت ہے۔ فضاؤں میں گھومنے والے غزاں کے ہرکاروں کے کسے خبر نہیں کہ وہ چمن کی بجائے صرف آشیاں کی سلامتی کی فکر سنبھالے ہیں۔ غفور علیگ کے شعر میں چھوٹی سی تبدیلی اس شعر میں چھوٹی سی تبدیلی اس شعر کو آج کی اہم آواز بنا دیا ہے کہ ؎

خونِ قومی فکر سے ہوتی ہے جنگی لَو بلند
ان چراغوں کے لیے کچھ آندھیاں پیدا کریں

(یہ شکوک و شبہات کے لحاف میں لپٹے درد اور کرب سے کراہتے الفاظ خدا کرے پوری قوم کی اجتماعیت کا جواز بن جائیں۔)

جہاں تک فرقہ واریت کا تعلق ہے یہ روّیہ شوکتِ اسلام کے سخت منافی ہے۔ اس لیے کہ اس سے عظمتِ اسلام مجروح ہو رہی ہے۔ اتحاد سے یہ مقصد آسانی سے حاصل ہو جاتا ہے کہ اس کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ اور قوم یک سو ہو کر سوچنے کے قابل ہو جاتی ہے اور ان اسباب کا سختی سے نوٹس لینے کی ضرورت ہے جو قوم کو فرقوں کی مرقدوں کا مجاور بنتے

باقی صفحہ ۲۰ پر

گردشِ ایام | میم الف

ترستے ہیں شرابِ وصل کو پینے نہیں دیتے

قائداعظمؒ کے نادان دوست

پرانے زمانے کی باتیں اگرچہ پرانے وقت کے لوگوں کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں خصوصاً آج کے دور میں جبکہ انسان کل آنے والے دن کی بات ایک روز قبل معلوم کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہے۔ لیکن پھر بھی ابھی کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو دیرینہ اور پارینہ روایات کو زندہ رکھے ہوئے ہیں اور جب تک ایسے لوگ اس دھرتی پر موجود ہیں ان کے سبب وہ روایات تازہ ہوتی رہینگی۔

پرانی روایت کے مطابق حال ہی میں ایک قصہ ہوا جس سے وہ روایت زندہ ہو گئی ہے۔ اس لیے ہم پہلے تو پرانی روایت کا کچھ تذکرہ کرتے ہیں۔ اور بعد ازاں حال میں ہونے والے قصہ کے کچھ خفیہ گوشے آشکارا کرتے ہیں۔

روایت تو یہ ہے کہ کسی گاؤں میں ایک مرتبہ چوری ہوئی، چور مال مسروقہ جو کہ "گندم کی بوری تھی" لے بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔ رات کی تاریکی میں گاؤں والوں کو خبر نہ ہو سکی۔ صبح پورے گاؤں میں خبر پھیل گئی کہ فلاں صاحب کے گھر چوری ہو گئی، چور بھی ہمدردی جتلانے کی خاطر موقع پر پہنچ گیا۔ اور لوگوں کی زبان میں باتیں بنانے لگا۔ بُرا ہوا۔ چور بھاگ گیا وغیرہ وغیرہ —— لیکن لوگ یہ سوچنے لگے کہ چور نے یہ تمام واردات کس طرح کی ہو گی۔ کوئی کچھ کہے۔ کوئی کچھ کہے۔ جتنے منہ اتنی زبانیں۔ مگر صحیح واقعہ کوئی بھی نہ بتا سکے۔ اور سبھی کے بتائے ہوئے اندازے غلط تھے۔ آخر میں چور صاحب فرمانے لگے کہ لو ذرا میری بھی سنو، میرا خیال ہے کہ چور اس طرف سے داخل ہوا۔ اور ادھر سے گندم کی بوری اٹھانے میں کامیاب ہوا اور اس دروازے سے نکلا اور پھر جب باہر نکلا تو "میرا پاؤں پھسل گیا"۔ لوگوں نے اسے وہیں قابو کر لیا کہ چور خود ہی بول پڑا کہ "میرا پاؤں پھسل گیا" "یہ تو گندم کی بوری کا چور تھا۔ کچھ لوگ کام چور ہوتے ہیں اور کچھ چور خود ہی چور چور چور بھی پکارا کرتے ہیں اور ہاتھ میں لیے ہوئے پھرتے ہیں چراغ —— یہ تو روایت تھی۔ سادہ دل بندے اب بھی دنیا میں موجود ہیں۔ حیدر آباد سے شائع ہونے والے عبرت نامی اخبار میں جناب مولانا احمد شاہ صاحب، حالیہ نورانی میاں اور سابقہ خاتون اوّل کی ملاقات کی خبر شائع ہوئی —— خبر شائع ہونے پر خود نورانی میاں کافی روز چھپتے چھپتے رہے اور بزبان خود یہ تاثر دیتے رہے کہ ملاقات کہاں—؟

لیکن اب دل کا چور کہ "یہاں پھسل گیا تھا" کے مصداق پر یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ ملاقات ہوئی چنانچہ اسی اخبار کے نمائندے نے جب مولانا سے ملاقات کے بارے میں پوچھا تو اول تو فرمایا کہ ہم بیگم صاحبہ کی ملاقات کے قابل کہاں؟ اور مزید استفسار پر فرمانے لگے ہاں ملاقات سیاسی نوعیت کی نہ تھی بلکہ نجی نوعیت کی تھی اور سیاسی راہنماؤں میں نجی ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ ہم اس خبر کے اردگرد گھومنے والے "پس و پیش" پر کچھ اور بھی تبصرہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے مگر نورانی صاحب کی حالت، حالتِ غیر ہونے پر صرف اس قدر عرض ہے وہ فرماتے ہیں کہ جمعیت علمائے اسلام اور جماعت اسلامی کے لوگ میرے خلاف ملاقات کی سازش کر رہے ہیں۔ ہم ان جماعتوں سے عرض کریں کہ "دلوں" کے معاملہ کو سیاست میں لانا ٹھیک نہیں ہوتا۔ جبکہ نورانی صاحب بزبان حال یہ بھی شکایت کناں ہیں ؎

الٰہی یہ تیرے بندے ہمیں جینے نہیں دیتے
ترستے ہیں "شرابِ وصل" کو پینے نہیں دیتے

بہرحال نورانی صاحب کی جینے کی تمنا اور شرابِ وصل کے لیے تڑپنا ہمیں گوارا نہیں۔ اسی بے قراری کو قرار آہی جانا چاہیے۔ اور آجائے گا کیونکہ بیگم صاحبہ نے ملاقات میں فرمایا ہے کہ ہم بھی ماضی کو بھول چکے ہیں۔ اور تم بھی بھول جاؤ——

جناب اصغر خان صاحب جن کو قسطوار اسلام قابلِ قبول نہیں۔ اپنے منشور کا قسطوار اعلان کر رہے ہیں۔ فرمایا ہے کہ "بدقسمتی سے قائداعظمؒ کو کافرِ اعظم کہنے والے آج حکمران بنے ہوئے ہیں"

جناب اصغر خان کے غم میں ادارہ بھی برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرماوے اور بقول اس شخص کے جس کے والد کا انتقال ہو گیا تھا تو ایک تعزیت کرنے والے نے اس کے لڑکے سے کہا تھا کہ "اللہ تعالےٰ آپ کو نعم البدل نصیب فرمائے" ان کو دعا بھی دیتے ہیں۔ قائداعظمؒ کو کافرِ اعظم کہا گیا یا نہیں؟ یہ تاریخی مسئلہ ہے۔ اگر نہیں کہا گیا تو جناب اصغر خان "دروغ برگردنِ راوی"— اور اگر بالفرض کہا گیا تو جناب اب آپ یہ فرسودہ باتیں دھرا کر قائداعظمؒ مرحوم کی عزت میں بہت اضافہ فرما رہے ہیں؟

کہتے ہیں شیخ سعدی مرحوم کے پاس ایک ہمدرد نادان دوست آیا اور ہمدردی میں فرمایا کہ جناب فلاں شخص آپکو ایسی اور ایسی —— گالیاں دے رہا تھا۔ سعدی مرحوم نے فرمایا اس میں تو کچھ حیا اور شرم تھی کہ میرے سامنے تو گالیاں نہیں دیتا تھا اور تو میرا اس سے بھی بڑا دشمن اور بے شرم ہے جو میرے منہ پر سب کچھ کہہ رہا ہے۔

پاکستان جب جمہوری عمل کا نتیجہ تھا تو یہ اس وقت تک معرضِ وجود میں آ ہی نہ سکتا تھا جب تک اس بارے میں دو رائیں نہ ہوں ۔ کیونکہ جمہوریت کا مطلب ہی یہ ہے ۔۔۔ اب اگر کسی نے اپنے جمہوری حق کو استعمال کرتے ہوئے تقسیم ملک کی مخالفت کی تو یہ اپنا جمہوری حق استعمال کیا ۔ گناہ کی اس میں کونسی بات ہے ؟ اور ہم سمجھتے ہیں کہ قائد اعظمؒ چونکہ ایک جمہوری انسان تھے ۔ ان کے لیے یہ سب کچھ قابلِ قبول تھا ۔ مگر جمہوریت کے موجودہ علمبرداروں کو یہ گوارا نہیں ۔ یا تو ان کو جمہوریت کے معنی معلوم نہیں یا پھر قائد اعظم کے نادان دوست ہیں ۔ فیصلہ ہم ان پر چھوڑتے ہیں ۔

اور اصغر خان صاحب کا موجودہ کردار تو بالکل وہی ہے جس طرح رنجیت سنگھ کے ایک وزیر نے ایک مسخرے کو کہا تھا کہ مزہ تب ہے جو تو اس کے منہ پر اس کو یک "چشم گل" کہے ۔ چنانچہ اس مسخرے نے حسبِ وعدہ دکھایا تھا ۔ کہ چند روز غائب رہنے کے بعد حاضرِ دربار ہوا اور بادشاہ کو غائب ہونے کی وجہ بتاتے ہوئے کہنے لگا کہ جناب میں آپ کی بہن کے گاؤں گیا تھا ۔ وہ میرے سے پوچھنے لگی کہ ہمارے کانے رنجیت کا کیا حال ہے ؟ میں نے کہا ہمارا تو بادشاہ ہے اس کو کانا مت کہو وہ کہنے لگی کہ میرا تو بھائی ہے کہوں گی کانا ۔ میں نے پھر روکا ۔ پھر تو وہ شروع ہو گئی ۔ کانا کانا کانا ۔۔۔۔

اس طرح اس مسخرے نے وزیر سے ہر ایک مرتبہ کانا کہنے پر مقررہ رقم وصول کی گئی تھی ۔

یہ تو پاکستان کے عوام کو معلوم ہے کہ اس وقت جو متفقہ آئین موجود ہے وہ انہی لوگوں کے بدولت محفوظ ہے اور آئین کے بنانے میں ان کا جو عمل دخل اور جدوجہد شامل ہے وہ کسی پر مخفی نہیں اور یہ سب کو معلوم ہے کہ یہی آئین ہے جس میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا گیا ۔ کیا قائد اعظم کے وفادار وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو آئین میں ان کو غیر مسلم اقلیّت بھی قرار نہ دلا سکے جبکہ قائد اعظم مرحوم کے جنازہ کو سامنے رکھے ہوئے بھی وہ لوگ بدزبانی سے باز نہ رہے ۔ کیا ظفر اللہ نے یہ نہ کہا تھا کہ میں قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھ سکتا ۔ اس لیے کہ یا میں مسلم حکومت کا کافر وزیر ہوں یا پھر کافر حکومت کا مسلمان وزیر ۔۔۔۔ ؟ قائد اعظم سے وفا کا دم بھرنے والے اپنے کردار و عمل

سے خوب پہچانے جاتے ہیں اور ماضی میں یہ بات نہ جانے کتنی مرتبہ طشت از بام ہوتی ہے کہ جناب اصغر خان کے بھی اندر خانہ مراسم اور روابط قائد اعظم اور اس کے پاکستان کے دشمن قادیانیوں سے ہیں ۔ خدا جانے حقیقتِ حال کیا ہے ؟

بقیہ : فرقہ واریت کا جن

پر مجبور کرتے ہیں اور چارہ گر اگر ان کا علاج کرنے سے عاری ہیں یا عاجز ہوں تو اس امکان کو خارج از بحث قرار نہیں دیا جا سکتا کہ قوم کسی انتہا پسند کی قیادت کو تسلیم کر لے اور یہ حضرات منہ دیکھتے ہی رہ جائیں ۔ اس وقت تک اہلِ فکر خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں ان کا کام ہے کہ اب رائے عامہ کو اس طرح تیار کریں کہ قوم ان رکاوٹوں کو خود ہی دور کرتی چلی جائے ۔ جو قومی سوچ کی تقسیم سے فوائد حاصل کرتے ہیں ارشاد خداوندی ہے کہ جب کوئی قوم بدی کی انتہا کو پہنچتی ہے تو اس قوم پر میں یہ عذاب بھی مسلط کر دیتا ہوں کہ بھائی کو بھائی سے لڑا دیتا ہوں اور اس طرح پورا ماحول جہنم بن جاتا ہے ۔ اسلام کو مختلف اشکال میں پیش کرنے کے بجائے اسے متفقہ طور پر نافذ کرنا چاہیے تاکہ اسلامی نظام کے نفاذ پر فرقہ واریت کا الاؤ نہ بھڑک اٹھے ۔ ہر باطل قوت اسلام یعنی نظریۂ واحد اور ملت اسلامیہ کو اپنا ٹارگٹ بنائے ہوئے ہے اس میں فرقوں کا کوئی لحاظ نہ رکھا جائے گا ۔ جب بھی انہیں وار کرنے کا موقع ملا وہ بلا تفریق اسلامیوں کی گردن اتاریں گے اور یہاں یہ حال ہے کہ قوم کو خطرات سے نپٹنے کے لیے متحد کرنے کی بجائے باطل قوتوں کا راستہ ہموار کرنے کے لیے اختلافی مسائل چھیڑے جا رہے ہیں ۔ جو رہنما قوم کو فرقوں میں بانٹ کر مذموم مقاصد کی تکمیل چاہتے ہیں ان سے متعلق علامہ اقبال دعا کرتے ہیں ۔

؎ تری دعا ہے کہ ہو تیری آرزو پوری
مری دعا ہے تیری آرزو بدل جائے

اس وقت کے بین الاقوامی اور پڑوسی ملکوں کے حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ قوم کو فرقہ واریت کے عذاب سے نجات دلا کر اس میں مکمل ہم آہنگی پیدا کی جائے اور فرقہ واریت کے جن کو جلد بوتل میں بند کیا جائے ورنہ قومیت کے دھکتے مسئلہ کی طرح فرقہ وارت

کی چنگاری بھی شعلہ بن گئی تو پھر میرے وطن کے حصے بخرے آسان ہو جائیں گے ۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو لیکن ہمیں ہماری ذمہ داری کا احساس نہ ہوا تو مشرقی پاکستان کا ورد دہرایا ہو جائے گا ۔

رواں دواں

زاہد ملبند شہری

جب تک موت واقع ہو

چور دروازہ اور نورانی میاں

تکیہ ہائے کلام

نواب محمد احمد خان کے قتل کے سلسلے میں سابق وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور ایف ایس ایف کے دیگر چار سینئر عہدیداروں کے خلاف لاہور ہائیکورٹ کے کئے گئے فیصلے کے خلاف اپیل کا فیصلہ سپریم کورٹ نے سنا دیا۔ فیصلے میں کہا گیا کہ ہائیکورٹ کا فیصلہ برقرار رکھا جاتا ہے۔ فیصلے کے دن لوگوں کی اکثریت ریڈیو سے کان لگائے حق وباطل کا فیصلہ سننے کے لیے بےچین تھی پیپلز پارٹی کے بچے کھچے "غم خوار" فیصلے سے قبل بہکتے سنے گئے کہ سپریم کورٹ کسی بھی حالت میں لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو برقرار نہیں رکھ سکتی۔ اس کا جواز ان "غمخوار نمک خواروں" نے یہ پیش کیا کہ "ملک میں پیپلز پارٹی کی اکثریت ہے"، ہنگاموں کے خطرے کے پیش نظر۔ مگر فیصلے کے بعد پتہ چلا کہ عام زندگی میں اس فیصلے کا خاص کیا معمولی سا بھی ردعمل نہیں ہوا۔ اعلان ہوتے ہی چشم زدن میں اخبارات نے ضمیمے چھاپ کر عوام تک پہنچا دیئے۔

ہم نوائے وقت کا ضمیمہ پڑھ رہے تھے تو پڑھتے پڑھتے اچانک انگریزی کے ایک تراشے پر نظر ٹھہر گئی۔ جو اخبار میں علیحدہ ہی نظر آ رہا تھا۔ یہ لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کا عکس تھا۔ اس میں انگریزی عبارت کا ترجمہ تھا: "ان تمام پانچوں مجرموں کو گردن سے پھانسی پر لٹکایا جائے جب تک انہیں موت واقع ہو"۔ اس عبارت میں صرف اتنا ہی کافی تھا کہ "ان پانچوں مجرموں کو گردن سے پھانسی پر لٹکایا جائے"، کیونکہ مقصد ومفہوم تو اس سے ہی پورا ہو جاتا ہے۔ مگر ہو سکتا ہے کہ پھانسی کے قانون میں "جب تک انہیں موت واقع ہو" کا اضافہ اس لیے کیا گیا ہو کہ کہیں سزائے موت کے مجرم اس بات کا سہارا لے کر یا یہ موقف اختیار کر کے مجرموں کو موت کے پھندے سے نہ بچا لیں کہ قانون میں مجرم کو گردن سے پھانسی سے لٹکانے کا حکم ہے مگر مجرم کو زندگی سے محروم کرنے کے بارے میں نہیں ہے۔

اسی قسم کا ایک واقعہ قیام پاکستان سے قبل بھی پیش آ چکا ہے۔ برصغیر کے ایک معروف قانون دان نے ایک قتل کا مقدمہ لڑا تھا اس وقت قانون میں یہ تھا کہ "قتل کے مجرم کو پھانسی دے دی جائے" اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے معزز وکیل نے یہ موقف اختیار کیا کہ چونکہ اس قانون میں زندگی سے محروم کرنے کے بارے میں وضاحت سے نہیں لکھا۔ لہٰذا قتل کے اس مجرم کو صرف پھانسی کا پھندا دیا جا سکتا ہے موت نہیں معزز وکیل کی اس مضبوط دلیل پر عدالت نے فیصلہ مجرم کے حق میں دیا۔

اسی طرح انگریز کے دور میں عدالتوں میں تمام قسم کے ملزم و مجرم سر سے پاؤں تک تمام لباس پہن کر آتے تھے ایک مرتبہ ایک مجرم نے عدالت میں معزز جج کو غصے میں اپنی جوتی کھینچ کر ماری اس وقت سے انگریز نے قانون میں ترمیم کی۔

اگر سزائے موت کے اس پرانے قانون میں انگریز تبدیلی نہ کرتا تو اس بات کا امکان موجود تھا کہ یحییٰ بختیار اور ڈی۔ ایم اعوان اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتے مگر چونکہ قتل کا بدلہ قتل ہے لہٰذا مقتول نواب صاحب کی روح کو اس وقت چین نہیں آ سکتا جب تک قاتل کی موت واقع ہو۔ مقتول کی روح چین حاصل کرنے کے لیے بے چین ہے۔

○

"محب وطن افراد" پر مشتمل "محب وطن جماعت" کے "محب وطن لیڈر" شاہ احمد نورانی روزانہ بلاناغہ (گوشت کے ناغہ کا احترام کئے بغیر) کسی نہ کسی "منی جلسے" یا پارٹی کارکنوں سے خطاب کرتے ہیں۔ ان کے دوروں کی "تیز رفتاری" بڑے بڑے تاریخی ہوا کے طوفانوں کو بھی شرمندہ کئے دیتی ہے یہ معلوم نہیں نورانی میاں ان جلسوں کا انعقاد یا دوروں کا پروگرام "حاضری" لگوانے کی غرض سے کرتے ہیں یا خطاب (جیسا کہ ہونا چاہیے) بھی کرتے ہیں۔؟ ان کے دوروں کی برق رفتاری سے تو یہ مترشح ہوتا ہے کہ نورانی میاں دورے والے علاقے میں صرف اپنی حاضری لگواتے ہیں۔ اور اس چند منٹ کی حاضری کو عظیم الشان دورہ کی شکل میں اخبارات میں پیش کرنے کا مقصد عوام کو یہ باور کرانا ہے کہ وہ یعنی نورانی صاحب ان کے سب سے زیادہ ہمدرد اور غمخوار ہیں۔ عوام کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے تمام نام نہاد خطابات محض ان کی اپنی پارٹی کے چند ارکان سے ہوتے ہیں۔ ہمیں بلوچستان اور سندھ کے دیگر علاقوں میں نورانی میاں کی طرف سے کئے گئے دوروں کی حقیقت حال کا بخوبی علم ہے ان کے ہر دورے میں ان کی مخصوص فکر کے مدرسہ کے چند طالب علم اور مقامی جمعیتہ علماء پاکستان کے دفتر کے ناظم و صدر کو ملا کر بمشکل دس آدمی ہوتے ہیں۔ جنہیں نورانی میاں اپنی عادت بالغہ یعنی دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے دھائی سے نکال سینکڑے کے حساب سے بتاتے ہیں۔ خدا جانے انہیں اس دروغ گوئی سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ دروغ گوئی کی عادت گلی کوچوں میں کھیلنے والے بچوں میں بکثرت

پائی جاتی ہے ہوسکتا ہے نورانی صاحب نے جو سچ کے نور سے ازل سے محروم ہیں بچپن میں دروغ گوئی ان بچوں سے سیکھی ہو بچوں کی ایک اور عادت نورانی صاحب سیکھتے جا رہے ہیں۔ وہ ہے "رٹا لگانا" بچے سبق رٹا لگا کر یاد کرتے ہیں۔ نورانی صاحب آج کل درج ذیل فقرے کا رٹا بکثرت لگا رہے ہیں۔

"قومی اتحاد والے حکومت میں چور دروازے سے داخل ہوئے"، معلوم نہیں ان کا یہ رٹا کب ختم ہوگا۔ ہمارے ایک دوست نے کہا کہ نورانی میاں "یہ رٹا" اپنی "پوزیشن کلیر"، کرنے کی غرض سے لگا رہے ہیں۔ یعنی قومی اتحاد ہی تمام برائیوں اور غلط کاریوں کا ذمہ دار ہے اور بس۔ حالانکہ قومی اتحاد سے ان کے نکلنے تک نظام مصطفیٰ نافذ نہیں ہوا تھا۔ اب اگر ہم یوں کہہ دیں کہ "چور وہی آکھے چور چور" تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ چور چوری کے بعد اپنی جان بچانے کے لیے لوگوں کے چور چور پکارنے سے پہلے ہی بڑی ڈھٹائی سے "چور چور" کی آوازیں بلند کرتا ہے۔ نورانی میاں چور دروازے سے قومی اتحاد سے نکلے یعنی ان کے نکلنے کی کوئی معقول اور قابل فہم وجہ نہیں تھی چور دروازے سے نکلنے کا جرم کرنے کے بعد اس جرم کو چھپانے کی غرض سے قومی اتحاد پر حکومت میں چور دروازے سے داخل ہونے کا لغو اور بے معنی الزام مسلسل لگا رہے ہیں، حالانکہ قومی اتحاد کے پاس حکومت میں شامل ہونے کی معقول وجہ یعنی انتخابات کا انعقاد اور نظام اسلامی کا نفاذ موجود ہے۔

○

اکثر و بیشتر لوگ گفتگو میں تسلسل برقرار رکھنے کی غرض سے "تکیہ کلام" استعمال کرتے ہیں۔ بعض لوگ تکیہ کلام فیشن کی غرض سے استعمال کرتے ہیں اور اسے بڑی فصاحت و بلاغت سے استعمال کرتے ہیں کچھ لوگ "آپ سمجھ ہیں" تکیہ کلام کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے ایک عزیز کا تکیہ کلام یہی تھا۔ وہ ہر فقرے کے آخر میں "آپ سمجھ ہیں" کو اتنی جلدی کہتے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے "آپ نس ہیں"، کہہ رہے ہو پہلے پہل تو ہمیں سمجھ نہ آیا اور ہم سے انگریزی اور اردو الفاظ کا مرکب سمجھتے رہے اور اس کا ترجمہ "برف میں" کرتے رہے۔ اسی طرح ایک دوست کا تکیہ کلام "آپ کے منہ میں"، ہے اس نے ہم سے کہا کہ، نورانی میاں کو حکومت میں شامل ہونے کے لیے ذاتی طور پر پوچھے گا اور اگر وہ انکاری ہوئے تو اس کی وجہ پوچھے گا۔ ہم نے اس سے کہا کہ پہلے ہمیں وہ گفتگو سنا دے جو وہ نورانی میاں سے کرنا چاہتا ہے۔ گفتگو ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا نورانی صاحب "آپ کے منہ میں"، حکومت بن چکی ہے۔ آپ کے منہ میں جب سے پاکستان بنا ہے پہلی مرتبہ اسلامی نظام بھی نافذ ہو رہا ہے "آپ کے منہ میں" یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ آپ اس حکومت میں شامل کیوں نہیں رہے۔ آپ کے منہ میں تحریک نظام مصطفیٰ تو اسی لیے چلائی گئی تھی کہ آپ کے منہ میں نظام مصطفیٰ نافذ ہو اور اب جنرل ضیاء الحق اور قومی اتحاد کی جماعتیں اسی کوشش میں شبانہ روز مصروف ہیں آپ کے منہ میں نظام مصطفیٰ بھی نافذ بھی نہیں ہوا تھا اور آپ قومی اتحاد سے علیحدہ ہو گئے۔ ہم نے اس کی یہ گفتگو سننے کے بعد اسے مشورہ دیا کہ وہ نورانی میاں سے یہ گفتگو نہ کرے تو بہتر ہے کیونکہ ان کے منہ میں صرف اور صرف پان کی گلوری ہوتی ہے

ٹیلی ویژن اور ریڈیو کو ایک بیماری پچھلے دنوں چھوت کی بیماری کی طرح لگ گئی تھی۔ اور یہ بیماری اعداد و شمار بتاتے وقت "یعنی"، کا بکثرت استعمال تھا۔ سادہ لوح لوگ اسے ریڈیو۔ ٹی۔ وی کا تکیہ کلام سمجھنے لگے تھے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی ایک خبر ملاحظہ ہو۔

"عالمی بینک پاکستان کو ۱۵ ملین یعنی ڈیڑھ کروڑ روپے کا بلا سود قرض دے گا۔ اس میں سے ساڑھے سات ملین یعنی پچھتر لاکھ روپے کھاد فیکٹری کی تعمیر اور پونے تین ملین یعنی ستائیس لاکھ پچاس ہزار روپے کپاس کی پیداوار میں اضافہ کے لیے بیج کی خریداری پر خرچ کیے جائیں گے۔ جبکہ پونے پانچ ملین یعنی سینتالیس لاکھ پچاس ہزار روپے تعلیمی ادارہ کو دیئے جائیں گے۔"

ریڈیو۔ ٹی وی کے نیوز ایڈیٹر اگر عوام کو اعشاری نظام کی گنتی سمجھانا ہی چاہتے ہیں تو میٹر اور گرام کی طرح اس کی بھی علیحدہ تشہیر کریں تو بہتر رہے گا۔ کیونکہ عوام "یعنی"، کی دخل در معقولات کی وجہ سے اصل اعداد و شمار ہی بھول جاتی ہے۔ چلتے چلتے ایک معروف پہلوان کا تکیہ کلام سنتے چلیں۔

بھولو پہلوان کے بھائی اکرام عرف اکی کا تکیہ کلام "سمجھ گئے" ہے۔ کراچی میں جب انوکی نے اکی کو شکست دی تو بعد میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے اکی نے کہا۔

"انوکی نے میری آنکھوں میں انگلیاں ماریں سمجھ گئے میں نے اپنی آنکھوں کو بچانے کی پوری کوشش کی سمجھ گئے۔ اگر وہ میری آنکھوں میں انگلیاں نہ مارتا تو میں یقیناً جیت جاتا سمجھ گئے" حالانکہ لوگوں کی سمجھ میں ان کی یہ منطق ابھی تک نہیں آئی۔

●

مکتوب — رحیم یار خان

اسلامی نظام پاکستان کا مقدر بن چکا ہے

مولانا مفتی محمود

جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود صدر پاکستان قومی اتحاد ضلع رحیم یارخان دو دن کے دورہ پہ تشریف لائے ان کی آمد سے لوگوں میں خوشیوں کی لہر دوڑ گئی۔ ۵ رفروری ۱۹۷۹ء کو جب آپ ترنڈہ محمد پناہ پہنچے تو ضلعی جمعیت کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام مصطفیٰ کی قیادت میں آپ کا استقبال کیا گیا جس میں مولانا قاری حماد اللہ شفیق ضلعی ناظم مولانا رشید احمد لدھیانوی مولانا محمد قاسم دین پوری حافظ غلام محمد اور عبدالصبور خان ڈاہر شامل تھے پھر یہ قافلہ رواں دواں ہوا۔ ظاہر پیر پہنچے تو حاجی مولانا مطیع الرحمان درخواستی کی قیادت میں جمعیۃ علماء اسلام خان پور اور علاقے کے کارکنوں نے خوش آمدید کہا پھر یہ وفد سیدھا حضرت مولانا عبدالہادی صاحب مرحوم کے مزار پہ پہنچا جہاں پر حضرت مفتی صاحب نے دعا مغفرت فرمائی اور حضرت مولانا سراج احمد دین پوری سجادہ نشین درگاہ عالیہ خانپور شریف میاں خلیل احمد۔ میاں رئیس احمد سے اظہار تعزیت کیا اس کے بعد یہ وفد سیدھا عیدگاہ مدرسہ مخزن العلوم پہنچا جہاں پر خواجہ منظور احمد صدیقی کی صدارت میں ایک بہت بڑا جلسہ عام ہو رہا تھا۔ جس میں پاکستان قومی اتحاد کے مرکزی لیڈر خان محمد اشرف خان خطاب کر رہے تھے جب حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ اسٹیج پر تشریف لائے تو فضا نعرہائے تکبیر سے گونج گئی اس کے بعد حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ نے ایک گھنٹہ تک اسلامی نظام کے نفاذ کے بارے میں خطاب کیا۔

نماز عصر کے بعد مزدوروں اور کسانوں کے وفود سے ملاقاتیں ہوئیں رات کو خواجہ منظور احمد صدیقی نے ایک شاندار عشائیہ کا اہتمام کیا۔ رات کو حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ نے دین پور شریف میں قیام فرمایا۔ ۶ر فروری کو صبح ساڑھے سات بجے بمقام ہیجا میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ نے خطاب فرمایا حلقہ ہیجا میں جام محمد رمضان، صوفی منظور احمد جام فتح محمد اور رئیس عبدالغنی کا کام قابل تعریف ہے یہ سرگرم کارکن ہیں۔

پھر یہ قافلہ کاروں کی صورت میں سیدھا جمال دین والی پہنچا جہاں پہ مخدوم الملک غلام میران شاہ صاحب کے بیٹے اقبال محمود کی تعزیت کی پھر یہ قافلہ جب چوک بہادر پور پہنچا تو رحیم یار خان کے کارکنوں اور خاکسار رضاکاروں نے سلامی دی پھر یہ قافلہ بمع کاروں کے سیدھا حاجی جلال دین سراج دین کے مکان پہ پہنچا جہاں اخباری نمائندے انتظار میں تھے آپ نے تقریباً ۱/۲ ۱ گھنٹہ تک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ رحیم یار خان کی تاریخ میں ملی مسجد میں یہ عظیم الشان جلسہ عام تھا۔ لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر قابل دید تھا جب حضرت مفتی صاحب سٹیج پر تشریف لائے تو پندرہ منٹ تک نعروں کی آواز گونجتی رہی جسمیں اہم نعرہ یہی تھا کہ جیوے جیوے مفتی جیوے۔ ملک کا پاسبان کون۔ مفتی اعظم۔ مفتی اعظم جلسہ عام کی صدارت حضرت مولانا عبدالغنی صاحب نے کی۔ آپ نے خطبہ شروع فرمایا تو خطبہ پڑھتے ہی سے لوگوں میں سکون پیدا ہوگیا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ سمندر میں موجیں ہی نہیں ہیں۔

پاکستان کا مقصد

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ پاکستان بنیادی مقصد اسلامی نظام تھا۔ عوام نے قربانیاں دی تھیں کہ ہمیں علیحدہ ریاست مل جائے جس میں نظام اسلامی نافذ کریں گے اور یہ ایسا بابرکت نظام ہے کہ اس نظام سے ملک میں برائیوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔

آپ نے فرمایا جو لوگ مذہبی منافرت پھیلا کر یا سیاسی انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں وہی لوگ انتخابات کے التوا کا سبب بنیں گے یہ ذمہ داری ہم پر عائد نہیں ہوگی۔ افسوس کی بات ہے کہ میں اسمبلی میں اپوزیشن کا لیڈر اور مولانا شاہ احمد نورانی جنرل سیکرٹری تھے یو۔ ڈی۔ الیف میں اکٹھے رہے اور قومی اتحاد میں اکٹھے رہے آج کیا ہوگیا اور کیا بات ہے کہ اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ جبکہ ہماری طرف سے مسلسل اتحاد کی دعوت دی جا رہی ہے جلسہ عام سے مولانا قاری حماد اللہ شفیق مولانا محمد بشیر اختر الہ آبادی۔ مولانا محمد یوسف بہاولنگر اور مولانا رشید احمد لدھیانوی نے خطاب کیا۔ عبدالرؤف انجم سیکرٹری اطلاعات صادق آباد نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ حضرت مفتی صاحب کی دعا پر یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ : خطوط

مقبول حسین۔ فضل کریم موسیٰ لائن کراچی۔

محکمہ تعلیم سے اپیل

میں گورنمنٹ P/S بستی سنگاں سنڑ واصو آستانہ سب ڈویژن جھنگ عزبی میں تعنیات ہوں۔ جو میرے گھر سے تقریباً ۸ میل دور ہے۔ جہلم اور چناب دریاؤں کے درمیان واقع ہے۔ ذرائع آمدورفت نہ ہونے کے برابر ہیں۔ میرے والدین بوڑھے ہیں۔ میرے سوا ان کا کوئی سہارا نہیں۔ میری عدم موجودگی میں ان کو سخت تکلیف ہوتی ہے گورنمنٹ P/S سکول سنڑ واصو میں سید صدیق حسین شاہ صاحب کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے جگہ خالی ہے۔ جس پر ابھی تک کوئی مدرس حاضر نہیں ہوا۔ محکمہ تعلیم پنجاب سے التماس ہے کہ اس خالی آسامی پر مجھے تعنیات فرمائیں۔

محمد ریاض انجم مدرس گورنمنٹ P/S بستی سنگاں سنڑ واصو آستانہ ضلع جھنگ۔

خط وکتابت کرتے وقت
تاریخ لکھنا مت بھولیں

شہر شہر سے — ترتیب قمر

رکن سازی کا کام مقررہ مدت میں بہرحال مکمل کرلیں مدت میں توسیع نہیں ہوگی

صوبہ سندھ میں مختلف اجتماعات سے مولانا زاہد الراشدی کا خطاب

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم برائے تنظیمی امور و نشر و اشاعت مولانا زاہد الراشدی نے صوبہ سندھ کے گیارہ روزہ تنظیمی دورہ کے دوران مختلف جماعتی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کارکنوں پر زور دیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کی رکن سازی کا کام ۳۰ ربیع الثانی تک بہرحال مکمل کرلیں کیونکہ رکن سازی کی مدت میں توسیع نہیں کی جائے گی۔

آپ نے اس دوران خیرپور، میرس، نواب شاہ شہداد پور، سانگھڑ، میرپور خاص، عمیرواہ، ڈگری، ٹنڈو غلام علی، ماتلی، سجاول، کراچی، حیدر آباد، ٹنڈو آدم دادو۔ لاڑکانہ اور دیگر مقامات میں جماعتی کارکنوں کے اجتماعات سے خطاب کیا اور جمعیۃ کی رکن سازی کی رفتار کا جائزہ لیا۔ آپ نے جمعیۃ کے صوبائی اور ضلعی راہنماؤں پر زور دیا کہ وہ رکن سازی کے کام کو تیز کرنے کے لیے اپنے اپنے حلقوں میں دوروں کے پروگرام بنائیں اور نظم و ضبط کے ساتھ کام کو آگے بڑھائیں۔ جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم حاجی کرامت اللہ بھی اس دورہ میں آپ کے ہمراہ رہے۔

مولانا قاضی عبداللطیف اور مولانا زاہد الراشدی کا دورۂ بہاولپور ڈویژن

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نظماء مولانا قاضی عبداللطیف اور مولانا زاہد الراشدی ۱۷ فروری سے بہاولپور ڈویژن کا چھ روزہ دورہ کر رہے ہیں اس دوران آپ مختلف مقامات پر جماعتی کارکنوں کے اجتماعات اور سیرۃ کانفرنسوں سے خطاب کرنے کے علاوہ رکن سازی کی رفتار کا جائزہ لیں گے۔

جلسہ سیرت النبیؐ

گزشتہ دنوں بمقام جامع مسجد مارکیٹ بعد از نماز عشاء پیر جو گوٹھ میں ماہانہ تبلیغی پروگرام کے مطابق حسب دستور جمعیۃ علماء اسلام شاخ پیر جو گوٹھ ضلع خیرپور میرس کی طرف سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس سے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب حبتوئی نے خطاب فرمایا جمعیت کے پروانوں نے کثیر تعداد میں شرکت فرما کر جلسہ کو کامیاب بنایا۔ مولانا موصوف کی تقریر کا موضوع فضائلِ قرآن مجید اور عصمت و خدماتِ دین اصحاب رسولؐ تھا۔ مولانا نے فرمایا اصحاب رسولؐ کی محبت اگر ہمارے دلوں میں آجائے گی تو پوری دین کی محبت خود بخود آجائے گی۔ الحمدللہ حالیہ تحریک میں ہماری جماعت نے ظالمانہ و آمرانہ نظام کے خلاف جو قربانیاں دیں وہ کسی سے مخفی نہیں انشاء اللہ نظام مصطفیٰ نافذ ہو کر رہے گا اور اعداء اسلام کے سارے ناپاک عزائم خاک میں مل جائیں گے۔

تحصیل ایبٹ آباد

مولانا محمد نواز خاں مولانا شفیق الرحمٰن اور مولانا ولی الرحمٰن صاحب پر مشتمل سہ رکنی وفد بڑا ہوتر پہنچا۔ رکن سازی مہم کا آغاز کرتے ہوئے بڑے اجتماع سے ہوٹل میں خطاب کیا۔ علماء کرام نے عوام سے کہا کہ وہ رکن سازی کی مہم کو تیز تر کریں۔ بعد ازاں ۲ بجے دن گینوتر دفتر یونین کونسل میں ایک اجتماع سے خطاب کیا اور کارکنوں کو ہدایات دیں۔ بعد ازاں محمد ضمیر کو کنوینر مقرر کیا۔

دفتر کا افتتاح

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے نائب امیر علامہ محمد احمد لدھیانوی اور سیکرٹری جنرل ڈاکٹر غلام محمد نے گوجرانوالہ سے دس میل دور قصبہ لنڈھیانوالہ تغیہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کی رکن سازی کو بھرپور طریقہ سے کرنے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اس کے پروگرام کو پہنچانے پر زور دیا۔ علامہ محمود احمد نے کہا کہ جب تک ہم اتفاق و اتحاد کا مکمل ثبوت نہیں دیں گے ہمارے مسائل اور مقاصد پورے نہیں ہوں گے۔ انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا افتتاح کیا۔

انجمن تحفظ حقوق عوام چولستان

کا اجلاس چک ۱۵۱ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان زیر صدارت مولوی عطاء اللہ صدر انجمن منعقد ہوا۔ مولوی عطاء اللہ صدر انجمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قبل ازیں حکومت پنجاب نے ایک اصول بنایا کہ چولستانی اراضی کے تین حصے بنائے جائیں جن میں سے دو حصے چولستانی عوام میں تقسیم کئے جائیں اور بقایا ایک حصہ مزارعین یا چار ایکڑ سے کم اراضی والوں کو دی جائیں گی۔ مگر جوں جوں وقت گزرتا گیا اور چولستانی اراضی کا سروے مکمل ہوا تو افسران متعلقہ نے اراضی مذکور کو تقسیم کرنے کے بہانے تلاش کرنے لگے۔ حتیٰ کہ متعلقہ عملہ نے غلط رپورٹ دیکر حکومت پنجاب کو یقین دلایا کہ چولستانیوں کو پورا حق مل رہا ہے حالانکہ چولستانی لوگ ابھی تک کافی تعداد میں پریشان پھر رہے ہیں اور اراضی نہیں دی جارہی بلکہ افسران مستحقین کا نام لے کر لواحقین اور تعلقداران کو نوازنا چاہتے ہیں۔ چولستانیوں کو نظر انداز کرکے غیر چولستانیوں کو اگر اراضی تقسیم کی گئی تو بائیں بازو کے گروپ کو نفرت پھیلانے کا

موقع مل جائے گا۔ لہٰذا حکومت سے استدعا ہے کہ توجہ فرما کر بے گھر چولستانیوں کو پہلے آباد کریں اور مجوزہ اصول کی پابندی کی جائے۔

کل پاکستان سیرت کانفرنس

ڈیرہ اسماعیل خان۔ مجلس تحفظ حقوق اہلسنت و جماعت ڈیرہ کے زیر اہتمام ڈیرہ میں بتاریخ ۲۳، ۲۴ مارچ ۱۹۷۹ء کل پاکستان سیرت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک بھر کے علماء کرام اور مفکرین شرکت کر رہے ہیں۔ کانفرنس کی ابتدائی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ مجلس کے سرپرست شیخ عزیز الرحمٰن نے اپنے ایک بیان میں لوگوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ اس تاریخی کانفرنس میں شریک ہو کر اپنی اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔

تحصیل مری سے سینکڑوں افراد کی جمعیت میں شمولیت

تحصیل مری میں آج سے ڈیڑھ ماہ قبل رکن سازی کا آغاز کیا گیا تھا۔ پوری تحصیل میں امیر جمعیت تحصیل مری جناب قاری محمد اسد اللہ عباسی کی قیادت میں پانچ رکنی وفد جس میں حاجی عبدالشکور قاضی مشتاق احمد۔ محمد الیوب اور صوفی محمد گلزار جنجوعہ شامل ہیں نے تفصیلی دورہ کیا۔ اب تک تیس دیہاتوں کا دورہ مکمل کیا جا چکا ہے۔ ساڑھے چار ہزار فارم رکنیت تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ پانچ سو فارم پُر ہونے کے بعد دفتر جمعیت تحصیل مری میں پہنچ چکے ہیں۔ سینکڑوں افراد نے پیپلز پارٹی۔ مسلم لیگ۔ تحریک استقلال اور جماعت اسلامی چھوڑ کر جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا باقاعدہ اعلان کیا ہے۔ شدید برف باری کے باوجود وفد دُور دراز پہاڑی علاقوں کا بدستور سفر کر رہا ہے اراکین وفد نے درجنوں اجتماعات سے خطاب کیا۔ جمعیت کی پوری تاریخ کو بیان کیا۔ وفاقی وزیر بلدیات محمد زمان اچکزئی صاحب دو مرتبہ مری کا دورہ بھی کر چکے ہیں۔ خیال ہے کہ رکن سازی کی موجودہ رفتار کے مطابق ربیع الثانی تک تحصیل مری میں چھ ہزار کے قریب خواتین و حضرات جمعیت کے باقاعدہ ممبر بن جائیں گے۔

پیپلز پارٹی کے ارکان جمعیت میں شامل ہو رہے ہیں

مرزا ڈھیر۔ شولگرہ کے تمام چھوٹے بڑے دیہات مرزا ڈھیر۔ غازو ڈھیری۔ گل آباد۔ چینہ ڈاگئی۔ سلیمی۔ ترناب۔ گانگو۔ چینہ شاہی۔ نواں کلی کوٹ خزانہ ڈھیری۔ اکیان۔ پانڈہ۔ ترخہ اور تیموڑی بابا میں جمعیت علماء اسلام کی نئی رکنیت سازی کے فارم پُر کرنے کے لیے لوگ جوق در جوق آ رہے ہیں۔ جن میں دوسری سیاسی پارٹیوں کے ورکر بھی شامل ہیں۔ رکن سازی کی مہم کا سب سے دلچسپ پہلو یہ ہے۔ کہ پیپلز پارٹی کے متعدد سرگرم کارکنوں نے اب تک جمعیۃ کے فارم پُر کر کے اپنی پرانی پارٹی کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ اور وہ دھڑا دھڑ اپنے دوسرے ساتھیوں کو بھی جمعیۃ میں شامل کرنے دعوت دے رہے ہیں۔ رکنیت سازی کی اس مہم میں امیر جمعیت مرزا ڈھیر مولانا سعید گل۔ جنرل سیکرٹری مولانا محمد حسین۔ شولگرہ کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد شریف اور امیر حاجی عبدالحنان آف الیان۔ مرکزی رکن مولانا محمد طیب جان۔ حاجی صاحب عبدالحکیم خان آف چینہ اور صاحبزادہ صفی اللہ خاص کردار ادا کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ انفرادی طور پر اور ایک ٹیم کی صورت میں بھی عوام پر یہ واضح کر دیتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ واحد پارٹی ہے۔ جو اسلام کی سربلندی اور عظمت کی بحال کے لیے شب و روز کام کر رہی ہے۔ ان رہنماؤں نے قائد جمعیت مولانا مفتی محمود کو ان کی شاندار ملی اور دینی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ اور یقین ظاہر کیا۔ کہ ان کی قیادت میں قومی اتحاد مزید مستحکم ہو جائے گا۔ اور جمعیۃ العلماء پاکستان۔ این۔ ڈی۔ پی اور تحریک استقلال مفتی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے پھر قومی اتحاد کے دروازے پر دستک دیں گی۔

کل پاکستان اتحاد القراء کا کنونشن

گورنمنٹ ہائی سکول میلسی میں ۱۶ فروری بروز جمعہ ۹ بجے صبح کل پاکستان اتحاد القراء کا کنونشن ہوگا۔ اور بعد نماز جمعہ مجلس قرأت ہوگی۔ اتحاد القراء کا کل پاکستان انتخاب ہوگا۔ اور قراء کے مسائل پر بحث ہوگی۔ قاری نذیر احمد سیکرٹری اطلاعات و نشریات نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک بھر کے ہائی سکولوں میں قاریوں کا تقرر کیا جاوے قراء کے لیے چودھواں گریڈ مختص کیا جائے۔

گوشوارہ آمد و صرف ۱۳۹۸ ہجری جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان

جمع سابقہ سال	۷۵۹۴-۷۶
امانت	۲۴۷۱۷-۸۱
تعمیر دفتر	۳۲۲۳۹-۵۰
میزان	۶۴۷۰۶-۰۷
اخراجات ٹیلی فون	۴۵۹-۱۲
〃 اسٹیشنری	۱۷۸-۰۰
〃 مہمانداری	۸۷۸-۶۰
〃 سفر	۳۱۶۴-۲۵
〃 بجلی	۲۰۹-۲۰
〃 کرایہ مکان	۸۱۴-۰۰
〃 نشر و اشاعت	۲۴۳۸-۵۳
〃 متفرق	۱۶۹۲-۰۰
〃 اشتہارات	۷۴۰۰
〃 امانت صوبائی جمعیۃ	۱۰۰۰
میزان	۱۸۲۳۳-۷۰
بنام سال نو	۴۶۴۷۲-۳۷
	۶۴۷۰۶-۰۷

حساب آئندہ سال

جمع سال سابقہ	۴۶۴۷۲-۳۷
منشی ہمت علی میانچنوں	۱۰۰۰-۰۰
لٹریچر	۱۰۹-۰۰
فیس رکنیت	۱۱۴-۰۰
میزان	۴۷۶۹۵-۳۷
تعمیر کھاتہ	۴۲۵۰۰-۰۰
قرض حسنہ ملک رحم داد	۲۵۶۷-۵۰
〃 خواجہ عبدالرؤف	۱۲۵۰-۰۰
〃 جمعیۃ علماء اسلام میانچنوں	۵۰۰-۰۰
	۴۹۸۱۸-۵۰

سابقہ میزان ۴۶۸۱۷-۵۰

قرض حسنہ مولوی منظور الحق ۱۰۰-۰۰

موجودہ ۷۷۷-۸۷

میزان ۴۷۶۹۵-۳۷

برما کے مسلمانوں کو ظلم و ستم سے نجات دلائی جائے

خیر پور جمعیۃ طلباء اسلام ٹھیڑی کے سیکرٹری اطلاعات حافظ محمود الحق نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ برما کے ظلم و ستم ڈھائے جانے والے مسلمانوں کی طرف فوری توجہ دینا چاہیے چونکہ غیر مسلم مسلمانوں پر بڑے بے دردی سے ستم ڈھا رہے ہیں صرف اور صرف اس لیے ان پر ظلم کیا جا رہا ہے چونکہ وہ کلمہ گو ہیں اور کوئی وجہ نہیں ان مسلمانوں کو نہ اقتدار کی ہوس ہے نہ مال و دولت کی لالچ صرف وہ اپنے جائز حقوق کے طلب گار ہیں میں جنرل ضیاء الحق اور مؤتمر عالم اسلام کو برما کے مظلوم مسلمانوں کی طرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں چونکہ ضیاء صاحب اس حالت میں بہت کچھ کر سکتے ہیں لہٰذا مؤتمر عالم اسلام اور ضیاء الحق سے اپیل ہے کہ وہ کوئی ٹھوس اقدام کریں اور پاکستانی بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے۔ خصوصاً برما کے مسلمانوں کو سرحد پہ لے جا کر ظلم کیا جا رہا ہے۔

اجلاس اصغر اٹک

جمعیۃ علماء اسلام اصغر کا اجلاس گزشتہ دنوں منعقد ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام اصغر کے عہدیداران کا انتخاب ہوا اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل افراد کو عہدے دار منتخب کیا گیا۔

صدر۔ اجون خان۔ نائب صدر۔ غلام محمد۔ ناظم اعلیٰ۔ حافظ محمد اقبال اور خازن بدیع الزمان کو مقرر کیا گیا۔

تمام عہدیداران نے حضرت مفتی محمود صاحب کو ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے رات دن کی کوششوں پر خراج تحسین پیش کیا اور مفتی صاحب کی قیادت میں اسلامی انقلاب کے نفاذ کے لیے دن رات کام کرنے کا عہد کیا اجلاس سے حافظ زمرد خان اور حافظ محمد اقبال نے خطاب فرمایا مقررین نے دیہی ترقی کے وزیر جناب محمد زمان خان اچکزئی سے مطالبہ کیا کہ آپ نے جن مظلوم دیہاتیوں کیلئے سڑک منظور فرمائی اٹک کی انتظامیہ اس کی تعمیر میں تساہل برت رہی ہے عرصہ ۳۰ سال سے یہ دیہات ہر قسم کی سہولتوں سے محروم ہیں سکنہ اصغر میں ابھی تک پرائمری سکول کی عمارت تک نہیں اس لیے فوراً سکول کی عمارت تعمیر کرنے کا حکم صادر فرما دیں۔

اجلاس سلیم خان اٹک

گزشتہ دنوں مدرسہ خدام الدین موضع سلیم خان میں جمعیت علمائے اسلام کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جمعیت علماء اسلام سلیم خان کے عہدیداروں کا انتخاب ہوا اجلاس میں حاضر تمام افراد نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل افراد کو منتخب کیا۔

صدر۔ ملک حاضر خان۔ نائب صدر۔ حافظ زمرد خاں۔ ناظم اعلیٰ۔ حافظ محمد وارث خاں اور حافظ محمد شیر صاحب کو خازن مقرر کیا تمام عہدیداران نے قائد جمعیت حضرت مفتی محمود صاحب کی قیادت میں شب و روز کام کرنے کا عہد کیا اور مفتی صاحب کو مکمل طور پر اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

چند قراردادیں بھی اجلاس میں پاس ہوئیں

۱۔ اجلاس نے کیمبل پور (اٹک) کی موجودہ انتظامیہ پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور کہا گیا کہ سلیم خان کی پختہ سڑک جو ایک عرصہ سے منظور ہوئی ہے اس پر ابھی تک کوئی کام شروع نہیں کیا گیا۔

۲۔ اجلاس میں مولانا محمد یعقوب صاحب اور مولانا محمد عرفان صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور ان کیلئے دعائے مغفرت کی گئی اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

دورِ خلافت نظام مصطفیٰ کی پہلی منزل

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے مرکزی نائب صدر مولانا محمد حسین حیدری نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت نظام اسلام کی پہلی منزل تھی۔ وہ یہاں مدرسہ عربیہ باب العلوم کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا علماء دیوبند نے تحریک نظام مصطفیٰ اور اس سے قبل تحریک ختم نبوت اور تحریک پاکستان میں ناقابل فراموش قربانیاں پیش کیں۔

مدرسہ ہذا کے ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جس طرح تحریک تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں سب سے پہلے قائد کی حیثیت سے قربانی دی اسی طرح جناب صدیق اکبرؓ نے تحریک نظام مصطفےٰ کے بھی اولین رکن کی حیثیت سے عظیم قربانیاں پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی سیرت طیبہ پر عمل کر کے ہی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

جمعیت ضلع وہاڑی کیلئے مبلغ کا تقرر

وہاڑی۔ جمعیت علماء اسلام

ضلع وہاڑی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس دفتر جمعیت غلہ منڈی میں منعقد ہوا اجلاس میں ضلع میں رکنیت سازی مہم کا جائزہ لیا گیا اور کارکنوں پر زور دیا گیا کہ وہ اس مہم کو تیز تر کر دیں۔ اجلاس میں متفقہ طور پر نائب ناظم شیخ مقبول احمد (کرم پور) کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع وہاڑی کا مبلغ مقرر کیا گیا۔ جماعتی راہنماؤں مولانا محمد طیب۔ حاجی خادم حسین مولانا عبدالستار۔ راؤ ارشاد احمد۔ حافظ شبیر احمد نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ ضلعی مبلغ شیخ مقبول احمد سے مکمل تعاون کریں اجلاس میں چھ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جو ضلع میں رکن سازی مہم کا جائزہ لے گی۔ جس کے ارکان یہ ہیں۔ حاجی خادم حسین۔ چوہدری شوکت علی۔ مولانا عبدالستار۔ ڈاکٹر عبدالرشید ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ راؤ ارشاد احمد خاں۔ چوہدری محمد امین۔

خطبہ جمعۃ المبارک

بورے والہ۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع وہاڑی کے جنرل سیکرٹری اور پاکستان قومی اتحاد ضلع وہاڑی کے صدر مولانا قاری محمد طیب غنی مستقل خطبہ جمعۃ المبارک مکی مسجد بورے والہ میں ارشاد فرمایا کریں گے۔ اور تقریر ٹھیک ڈیڑھ بجے ہوا کرے گی۔

ایماندار افسران کی [illegible]افزائی کی جائے

کراچی۔ پاکستان قومی اتحاد کے ممتاز راہنما علامہ محمد ذکریا نے صدر پاکستان اور حکومت کے اعلیٰ افسران

سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسا انتظام اور لائحہ عمل تیار کریں جس سے ایماندار دیانتدار اور اچھی کارکردگی کے حامل سرکاری افسران کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔

مولانا ذکریا نے کہا کہ جن سرکاری افسران نے اپنے ذاتی مفادات کی بجائے ملکی مفادات کو مقدم رکھا ہے اور انہوں نے ملک کی خدمت اور ترقی میں شب و روز کام کیا ہے۔ اور کر رہے ہیں ان کی ترقی کی جائے۔ غلط اور ذاتی مفادات کو پیش نظر رکھنے والے سرکاری افسران کی حوصلہ شکنی کی جائے تاکہ اس طرح کارکردگی کا معیار بلند ہو اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔

مجلس شوریٰ سندھ کا اجلاس

گزشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس جمعیۃ کے صوبائی دفتر میں زیر صدارت مولانا محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سندھ منعقد ہوا۔ اجلاس میں ملک کی سیاسی اور اقتصادی صورتحال پر غور کیا گیا۔ اجلاس جو تقریباً پانچ گھنٹے جاری رہا۔ جمعیت کے تنظیمی معاملات پر بھی غور کیا گیا۔ اور رکنیت سازی مہم پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ ربیع الاول میں صوبہ سندھ کے ہر ضلع میں سیرت کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ تاکہ لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام کے انقلابی نظام کی خوبیوں سے روشناس کرایا جائے۔ اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی گئی کہ حکومت کو روزمرہ کی استعمال کی اشیاء کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ غریب عوام مہنگائی کے بوجھ سے بچ سکیں۔ ایک اور قرارداد میں جمعیت علماء اسلام حلقہ اعظم بستی کے سیکرٹری ملک سراج الدین ایڈووکیٹ کی اچانک موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کی۔ ایک اور قرارداد میں ممتاز صحافی روزنامہ جنگ کے چیف رپورٹر حافظ محمد اسلام اور ظہیر صدیقی کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور کہا کہ حافظ اسلام کی وفات سے صحافت کے میدان میں جو خلا پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی تلافی ناممکن ہے۔

جمعیت میں شمولیت

کوئٹہ۔ جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے سیکرٹری اطلاعات حافظ حسین احمد نے کہا ہے۔ کہ جمعیت علمائے اسلام کے کارکن حالات پر کڑی نظر رکھیں۔ اور لادینی نظریات کے پرچار کرنے والوں کے ناپاک عزائم سے عوام کو آگاہ کریں۔ انہوں نے دالبندین اور نوکنڈی میں جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت سازی کا افتتاح بھی کیا۔ اس موقع پر زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ نوکنڈی میں محمد ہاشم۔ مسافر خان۔ محمد رمضان۔ حاجی معمر خان، حاجی محمد رمضان امان اللہ۔ حاجی شاہ محمد۔ حاجی محمد عمر۔ عبد الخالق۔ ملک نیاز محمد۔ حاجی پیر بخش۔ حاجی رسول بخش۔ حاجی شیر محمد۔ حاجی باران۔ حاجی اللہ بخش۔ حاجی عید محمد۔ حاجی ملک محمد۔ عبد الواحد۔ علی محمد۔ عبد الرحمن ولی محمد۔ حاجی نور دین۔ محمد حیات۔ حاجی نذر محمد۔ حاجی مشتاق احمد۔ ٹورا خان۔ صوفی عبد الرحمن۔ حکیم داد۔ ملا سعد اللہ۔ ملا خدائے رحم۔ سید اخیر محمد۔ سید دوست محمد۔ سید پیر محمد۔ سید فتح محمد سید راز محمد نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اس سے قبل دالبندین میں مندرجہ ذیل افراد نے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ حاجی عبد الباری۔ حاجی داد شاہ۔ ملا محمل خان حاجی محمد کریم۔ عبد الحمید۔ محمد ایاز۔ حاجی امیر محمد۔ عبد الواحد۔ ملا بدل۔ غلام نبی۔ نور احمد اور حافظ عبد المالک اس موقع پر جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما حافظ حسین احمد نے جمعیۃ علمائے اسلام میں شمولیت کرنے والوں کا خیر مقدم کیا اور کہا۔ کہ ہم اسلامی نظام حیات کے مکمل نفاذ کی جدوجہد میں ہر مسلمان سے تعاون کی اپیل کرتے ہیں۔ اور عنقریب بہت سے ممتاز افراد جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کریں گے۔ اس موقع پر جمعیۃ علمائے اسلام ضلع چاغی کے صدر حاجی صالح محمد جمعیۃ علماء اسلام دالبندین کے تنظیمی کنوینر مولانا عبد الرزاق نے بھی خطاب کیا۔ حافظ حسین احمد۔ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ پہنچ گئے ہیں اور اب صوبائی تنظیمی کمیٹی کے چیئرمین مولانا محمد خان کے ہمراہ ضلع کچھی اور سبی کے دورہ پر ہیں۔

ماشکیل (بلوچستان)

جمعیۃ علماء اسلام ماشکیل کے صدر حاجی محمد حسن نے اپنے ایک بیان میں ماشکیل کے دکانداروں کے ماہوار کوٹہ میں اضافہ کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قبل ازیں دکانداروں کو تین تین بوری دال، چاول وغیرہ دیا جاتا تھا۔ مگر اب انتظامیہ نے اس کوٹہ کو کم کر دیا ہے۔ اور اب صرف ایک من دس سیر چاول۔ دال وغیرہ دیا جا رہا ہے۔ جو کہ دکاندار کے اہل خاندان کے لیے بھی ناکافی ہے چہ جائے کہ اس سے دکانداری کی جائے۔ حالانکہ بقایا کوٹہ کو انتظامیہ اپنے منظور نظر افراد کو سپیشل پرمٹ کے طور پر دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل جمعیۃ علماء اسلام ضلع خاران کے ایک وفد نے جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی راہنما حافظ حسین احمد کی قیادت میں چیف سیکرٹری بلوچستان سے اس بارے میں ملاقات بھی کی ہے۔ اور چیف سیکرٹری نے اس بارے میں ہمدردانہ غور کی یقین دہانی کرائی تھی۔ مگر تا حال کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

چیف سیکرٹری سے ملاقات

کوئٹہ جمعیۃ علماء اسلام، پاکستان قومی اتحاد کے سیکرٹری اطلاعات حافظ حسین احمد کی قیادت میں جمعیۃ علمائے اسلام ضلع خاران کے ایک وفد نے چیف سیکرٹری بلوچستان راجہ احمد خان سے ملاقات کی۔ اور انہیں ضلع خاران کے مسائل سے آگاہ کیا۔ وفد میں دیگر لوگوں کے علاوہ پی این اے خاران کے صدر مولانا عبد الشکور اور جمعیۃ علمائے اسلام ماشکیل کے امیر حاجی محمد حسن شامل تھے۔ چیف سیکرٹری نے وفد کو یقین دلایا۔ کہ ضلع خاران کے مسائل حل کئے جائیں گے۔ اس کے لیے متعلقہ افسران کو ہدایات جاری کیں۔ چیف سیکرٹری نے کہا کہ قلات کے لیے عنقریب ایک اور جنریٹر بھیجا جا رہا ہے۔ کیو تو کلاں میں بورنگ کی مزید کھدائی کے لیے "رگ" کو واپس قلات لانے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ چیف سیکرٹری نے مزید کہا کہ ماشکیل میں بھی عنقریب بورنگ لگا جائے گی۔

طلباء کی سرگرمیاں

طارق مسعود

جاوید ابراہیم پراچہ صدر اور ندیم اقبال اعوان مرکزی ناظم عمومی منتخب کر لئے گئے

اسلامی نظام تعلیم کنونشن میں پورے ملک سے ہزاروں طلباء شریک ہوئے

مرکزی راہنما جلد ہی پورے ملک کا ہنگامی دورہ کریں گے

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام دو روزہ عظیم الشان تاریخ ساز کنونشن انتہائی تزک و احتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ملک کے چاروں صوبوں سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء نے شرکت کی ہزاروں طلباء نے انتہائی جوش و خروش سے اسلامی نظام تعلیم کنونشن کی تمام نشستوں میں حصہ لیا۔ اور اکابرین کی تقریروں کو انتہائی توجہ سے سنا۔ صوبہ سرحد سے طلباءؑ کا عظیم وفد اپنے صوبائی سربراہ جناب عبدالوہاب کی سربراہی میں کنونشن میں پہنچا۔ صوبہ بلوچستان سے جناب عبدالغفور حیدری اپنے وفد کی قیادت کرتے ہوئے کنونشن ہال میں پہنچے۔ اسی طرح صوبہ سندھ سے جناب ڈاکٹر نذیر احمد پھنوار ایک عظیم الشان وفد کی سربراہی کرتے ہوئے کنونشن میں تشریف لائے اسی طرح ملک کے اکثر علاقوں سے ہزاروں طلباء جلوسوں کی صورت میں جلسہ گاہ میں پہنچے۔ تمام طلباءؑ نے اپنے سینوں پر جمعیۃ طلباء اسلام کی طرف سے جاری کردہ مندوبین کے کارڈ آویزاں کئے ہوئے تھے۔ جامع مسجد شیرانوالہ میں ایک عجیب سماں چاروں طرف جمعیۃ طلباء اسلام کے بینرز نظر آرہے تھے۔ جگہ جگہ استقبالیہ کیمپ لگائے گئے تھے۔ جہاں باہر سے آنے والے طلباء کو خوش آمدید کہا جاتا اور کانفرنس ہال تک پہنچانے کے لئے راہنمائی کی جاتی کنونشن کی رونقیں اپنے عروج کو پہنچی ہوئی تھیں۔ کنونشن میں جوش و خروش کا عالم دیدنی تھا۔ کنونشن کے لئے وسیع انتظامات کئے گئے تھے۔ کھانے کے لئے علیحدہ طعام گاہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں میزبانوں نے انتہائی احسن طریقہ سے اپنے مہمانوں کی خاطر مدارت کی۔ کنونشن کی مزید تفصیلات آئندہ شمارہ میں پڑھئے۔

نئی قیادت نئے ولولے نئے عزائم

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام عظیم الشان کے موقع پر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عمومی کا ایک انتخابی اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اس کنونشن مرکزی عمومی کے اراکین کے علاوہ جمعیت طلباء اسلام صوبہ بلوچستان کے سابق صدر جناب حافظ حسین احمد اور جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے سابق صدر جناب عبدالحکیم اکبری نے بطور چیف الیکشن کمشنر اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں اتفاق رائے سے نئی قیادت کا انتخاب عمل لایا گیا متفقہ فیصلے کے مطابق درج ذیل حضرات جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر: جناب جاوید ابراہیم پراچہ

نائب صدر: عبدالرؤف ربانی (پنجاب)

سید نصیب علی شاہ (صوبہ سرحد)

نور احمد سندھی (صوبہ سندھ)

عبدالغفور حیدری (صوبہ بلوچستان)

ناظم عمومی: جناب ندیم اقبال اعوان

ناظم: ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ (پنجاب)

محمد قاسم شابوری (پنجاب)

محمد الیاس تمنّا (سندھ)

حافظ حسین احمد (سرحد)

ناظم مالیات: جناب حافظ اطہر عزیز

ناظم اطلاعات: جناب طارق مسعود

نئی منتخب قیادت سے جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور نے ایک عظیم الشان تقریب میں حلف لیا۔ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم اطلاعات جناب طارق مسعود اپنی عدم موجودگی کی بناء پر اس تقریب میں حلف نہ اٹھا سکے۔ لیکن گیارہ فروری کو قائد طلباء میاں محمد عارف نے ایک سادہ اور پر وقار تقریب میں جو دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان میں منعقد ہوا۔ جناب طارق مسعود سے حلف وفاداری لیا۔ نئی قیادت نے اپنے ایک پیغام میں ان طلباء کے جذبات کی قدر دانی کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ نئی قیادت نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں امید ظاہر کی ہے۔ کہ انشاءاللہ اگر آئندہ بھی جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے کارکنان کا تعاون سابقہ روایات کی طرح ہمیں حاصل رہا۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب پاکستان کے تمام کالجوں اور یونیورسٹیوں میں صرف جمعیۃ طلباء اسلام ہی نظر آئے گی۔

عظیم الشان نشست

سعودی سفیر بہت خوش نظر آرہے تھے

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام ۹ فروری کو بعد از جمعہ ایک عظیم الشان افتتاحی نشست زیر صدارت قائد طلباء میاں محمد عارف منعقد ہوا۔ اجلاس میں سعودی عرب کے سفیر متعینہ پاکستان جناب الشیخ ریاض الخطیب اور پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ اور جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود دامت برکاتہم نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اسلامی نظام تعلیم کنونشن کے صدر مجلس استقبالیہ جناب حافظ اطہر عزیز نے معزز مہمانوں کی خدمت میں عربی زبان میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ اس کے بعد سعودی عرب کے سفیر عزت مآب الشیخ ریاض الخطیب

نے خطبہ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام کی خدمات کو سراہا۔ اُن کی تقریر آئندہ شمارے میں پیش کی جائے گی۔ سعودی سفیر کی تقریر کے بعد پاسبانِ پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود نے انتہائی مدّلل انداز میں اسلامی نظام کے خدوخال پیش کئے۔ سعودی عرب کے سفیر بہت خوش نظر آرہے تھے۔ انہوں نے نجی گفتگو میں اس خوشی کا برملا اظہار بھی کیا۔ اس تقریب میں طلباء نے انتہائی جوش و خروش کا مظاہرہ کیا

ہنگامی دورے

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی نومنتخب صدر جناب جاوید ابراہیم پراچہ اور مرکزی ناظم عمومی جناب ندیم اقبال اعوان جلد ہی پورے ملک کا ہنگامی دورہ کریں گے۔ ان کے پروگرام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صوبہ سندھ :۔ ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶ فروری ۱۹۷۹ء

صوبہ سرحد :۔ ۶، ۷، ۸، ۹ مارچ ۱۹۷۹ء

" بلوچستان :۔ ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ مارچ

" پنجاب :۔ ۱۲ تا ۲۰ اپریل ۱۹۷۹ء

ان دوروں میں قائدین مختلف مقامات پر طلباء سے خطاب کے علاوہ تنظیمی کارکردگی کا جائزہ بھی لیں گے۔

صوبائی کنونشنز

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی نومنتخب مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب جاوید ابراہیم صدر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان منعقد ہوا شیرانوالہ گیٹ میں تنظیمی صورتِ حال کا بغور جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ درج ذیل تاریخوں میں صوبائی کنونشن منعقد ہوں گے۔ چنانچہ فیصلے کے مطابق جن تاریخوں کا اعلان کیا گیا ہے ان کی تفصیلات آئندہ شمارے میں دیئے جائیں گے۔

انتخابات

گورنمنٹ ڈگری کالج چارسدہ

صدر :۔ ... ماصل خان

نائب صدر :۔ ... رحمٰن گل

ناظم عمومی :۔ ... محمد ایاز

ناظم :۔ ... اعزاز احمد

ناظم اطلاعات :۔ ... عزیز گل

ناظم مالیات :۔ ... فضل ودود شاہ

دارالعلوم اسلامیہ تنگی (چارسدہ)

صدر :۔ ... ظہور الحق

نائب صدر :۔ حافظ محمد ولی

ناظم عمومی :۔ ... گل رحیم

ناظم :۔ ... عبدالرحمٰن

ناظم اطلاعات :۔ ... فضل الرحمٰن

ناظم مالیات :۔ ... ظہور الحق

سرڈھیری (چارسدہ)

صدر :۔ ... حمید اللہ حامد

نائب صدر ... رضوان اللہ عادل

ناظم عمومی ... اسرار الحق

ناظم ... وزیر خان

ناظم اطلاعات ... محمد شبیر صادق

ناظم مالیات ... نبی گل

گورنمنٹ ہائی سکول ہری چند (چارسدہ)

صدر :۔ سعید احمد

ناظم عمومی :۔ مصلح الدین

ناظم اطلاعات :۔ ... خلیل اللہ

ناظم مالیات :۔ بشیر احمد

شمولیت

جمعیۃ طلباء اسلام اور ہیلی کالج آف کامرس پنجاب یونیورسٹی لاہور کے صدر قمر ذوالفقار نے گذشتہ روز بھائی پھیرو کا تنظیمی دورہ کیا اور طلبہ کے ایک اجتماع سے کہا اور جمعیۃ کا پروگرام بیان کیا۔ جمعیۃ کے پروگرام سے متاثر ہو کر گورنمنٹ کالج بھائی پھیرو سٹوڈنٹس یونین کے نومنتخب صدر رانا محمد بشیر نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ قمر ذوالفقار اور محمد افضل اور دیگر طلباء ہیلی کالج یونٹ نے رانا بشیر صاحب کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور محمد نصیر خاں کو گورنمنٹ ہائی سکول بھائی پھیرو اور رانا عبدالرؤف کو گورنمنٹ کالج کا کنوینر مقرر کیا۔

پیر کوٹ، ضلع جھنگ

سرپرست ... مولانا عبدالکریم

صدر ... سید کلیم اللہ

نائب صدر ... حافظ محمد انور صاحب

ناظم عمومی ... جلیل احمد بوچ

ناظم ... منظور احمد گلال

ناظم نشر و اشاعت ... حافظ رفیق احمد

ناظم مالیات ... محمود احسن گلال

اشرف العلوم گوجرانوالہ

صدر ... عبدالرحمٰن جامی

نائب صدر ... محمد اکبر

ناظم عمومی ... محمد نعیم

نائب ناظم ... فیروز خاں

ناظم نشر و اشاعت ... غلام محمد

ناظم مالیات ... نصیر الدین

ماموں کانجن

صدر ... چوہدری محمد اسلم

نائب صدر ... علاؤ الدین

ناظم عمومی ... محمد جہانگیر

نائب ناظم ... محمد سلیم

ناظم نشر و اشاعت ... رانا محمد عباس

ناظم مالیات ... محمد افضل چوہدری

کبیر والہ

صدر ... مسعود الحسن

نائب صدر ... عبدالواحد

ناظم عمومی ... محمد عارف

نائب ناظم ... عبداللہ ایرانی

ناظم نشر و اشاعت ... سلیم اعجاز کشمیری

ناظم مالیات ... مطیع اللہ سرحدی

ڈوبے مہرشاہ ضلع خیرپور

صدر ... [illegible]

نائب صدر ... عبدالستار شیخ

ناظم عمومی ... عبدالشکور سیفی

نائب ناظم ... محمد یوسف بروہی

دارالعوام اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خصوصاً [illegible]
مختصر اور صفحہ [illegible] تحریر ہونے چاہئیں۔ ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں [illegible] کاغذ کے ہر دو
اطراف طویل [illegible] مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں [illegible]

بجلی کے جنریٹر فراہم کئے جاویں

قلات کی بیشتر آبادی روشنی کی سہولت سے محروم ہے اس وقت صرف ایک جنریٹر ہے وہ بھی اکثر خراب رہتا ہے جس کی وجہ سے بجلی کی سپلائی ناقص ہے۔ قلات میں گورنر صاحب کی آمد پر انہیں یادداشت پیش کی گئی تھی کہ قلات میں مزید جنریٹر نصب کرنے کا انتظام کیا جاوے قلات کے عوام کا شدید مطالبہ ہے کہ فوراً مزید جنریٹر بھیجا جاوے۔ نیز پینے کے پانی کا نظام ناقص ہے اکثر آبادی نلکوں کی سہولت سے محروم ہے۔ پورے علاقہ میں پائپ لائن بچھائی جاویں۔

سید محمد صدیق شاہ قلات

بچوں کا تحفظ کیجئے

مکرمی آپ کے مؤقر جریدہ کی وساطت سے وفاقی اور صوبائی وزارت تعلیم کے نوٹس میں یہ بات لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر ۲ سوہدرہ کی عمارت دھرمسالہ متروکہ جائیداد ہے جو کہ پرانی اور شکستہ حالت میں ہے یہ عمارت پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے بہت پہلے کی بنی ہوئی ہے۔ اور یہ عمارت گزشتہ ۳۰ سال سے زیر استعمال ہے اس مدت میں قطعاً مرمت نہیں ہوئی جس کی بناء پہ عمارت کی حالت ناگفتہ بہ ہے متعلقہ افسران کی خدمت میں متعدد درخواستیں ارسال کی جا چکی ہیں مگر انہوں نے اس عمارت کو دیکھنا تو درکنار کبھی اس کے متعلق سوچنا بھی گوارہ نہیں کیا۔ چند دن ہوئے ڈی۔ سی گوجرانوالہ اپنی مدد آپ کے تحت سوہدرہ کے قریب نالہ پلکھو پر بنا ہوا پل دیکھنے آئے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ سکول کی نازک حالت دیکھ لیں مگر وہ پچاس فٹ کا راستہ طے کر کے دیکھنے نہ گئے اور کہنے لگے کہ میں اے سی وزیرآباد اور ایک انجینئر کو بھیجوں گا وہ دیکھ لیں گے ابھی تک وعدہ کے مطابق کوئی افسر یا انجینئر عمارت کا جائزہ لینے کے لیے نہیں آیا۔ اس عمارت میں دو سو طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ان کی قیمتی جانیں ہر وقت خطرہ میں ہیں۔ افسران بالا اپنی کوٹھیوں اور ریسٹ ہاؤسوں میں بحفاظت آرام فرما ہیں انہیں نونہالوں کی قیمتی جانوں کے خطرے میں ہونے سے کیا مطلب؟ عمارت کی دیواریں ٹیڑھی ہو چکی ہیں۔ چھتوں کی کئی کڑیاں ٹوٹ چکی ہیں۔ اوپر کی منزل میں فرش بیٹھ رہا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عمارت اب گری۔

ہم اہالیان سوہدرہ صدر مملکت اور وزیر تعلیم سے گذارش کرتے ہیں کہ ملٹری کا کوئی خاص نمائندہ بھیج کر عمارت کے متعلق رپورٹ طلب کریں کیونکہ ہم متعدد بار حکام بالا کو لکھ چکے ہیں۔ اگر زیر تعلیم دو سو بچوں کو خدانخواستہ کوئی گزند پہنچی تو افسران بالا ذمہ دار ہوں گے۔

سید حسن پیر صدر جمہوری پارٹی تحصیل وزیرآباد سوہدرہ

میری بیوی بچے اور زیورات برآمد کرائے جائیں

گذارش ہے کہ میں ایک مظلوم کاشتکار ہوں۔ اپنی مظلومیت کی داستان آپ کے جریدہ کے توسط سے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق قومی اتحاد کے سربراہ مفتی محمود تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ ایک سال قبل عیسٰے بنگلزئی سے دن کی روشنی میں میرے گھر سے میری بیوی اور چار معصوم بچوں کو ہزاروں روپے مالیت کے زیورات کے ساتھ حاجی خیرجان بنگلزئی جو عیسٰی خان کا بھائی ہے کی جیپ میں اغوا کر کے لے گیا۔ میں خوف کے مارے اس ظالم انسان کیخلاف رپورٹ کرنے کی بھی جرات نہیں کر سکتا تھا ایک سال تک آہ و فریاد کرتا رہا کسی نے میرے ساتھ تعاون نہیں کیا سال کے بعد ایک خیر خواہ انسان مجھے ڈھاڈر لے آیا اور میری طرف سے نظامت ڈھاڈر میں رپورٹ درج کرائی ناظم ڈھاڈر کے حکم پر پولیس نے عیسٰے خان بنگلزئی کے گھر پر چھاپہ مار کر عورت کو چار بچوں کے ساتھ برآمد کر لیا۔ عیسٰے خان فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اس کا بھائی حاجی خیرجان گرفتار ہو گیا۔ لیکن دوسرے دن اسسٹنٹ کمشنر ڈھاڈر نے حاجی خیرجان کو ضمانت پر رہا کر دیا۔ میرے بچوں اور بیوی کو ڈھاڈر میں ایک شخص کی تحویل میں دے دیا۔ چند یوم کے بعد ملزم عیسٰے خان ڈھاڈر پہنچا اور ساز باز شروع کر دی چند دن کے اندر ہی اندر اسسٹنٹ کمشنر ڈھاڈر کی ملی بھگت سے دوبارہ میری عورت اور بچوں کو اٹھا کر فرار ہو گیا۔ میں نے کمشنر سبی ڈویژن ڈپٹی کمشنر ضلع کچھی کو درخواست دی کہ ملزم نے میرے بچوں اور عورت کو دوبارہ اسسٹنٹ کمشنر ڈھاڈر کی ساز باز سے اغوا کر لیا ہے براہ کرم ملزم کو گرفتار کر کے میری عورت اور بچوں کو برآمد کیا جائے اسی پر ڈپٹی کمشنر نے کارروائی کر کے بچوں اور عورت کو دوبارہ برآمد کر تو لیا لیکن ملزم کو گرفتار نہیں کیا گیا اس کے بعد پھر ناظم ڈھاڈر نے ملزم کی مرضی سے ایک ایسی جگہ عورت اور بچوں کو رکھنے کا فیصلہ کیا جہاں ملزم بآسانی ان کے ساتھ رہ سکے اس دن سے آج تک ناظم ڈھاڈر کے سامنے ایک مکان میں عیسٰے خان ان کے ساتھ رہ رہا ہے۔ آج تقریباً چار پانچ مہینے ہونے کو ہیں میں ذلیل و خوار ٹھوکریں کھا رہا ہوں لیکن میرے ساتھ انصاف کی بجائے ظلم ہو رہا ہے الٹا مجھے گرفتار کر کے ایک ماہ تک جیل میں رکھا گیا اور مجھ پر اس دوران دباؤ ڈالتے رہے کہ اپنی عورت کو طلاق دے دو تاکہ اسے اغوا کنندہ دوبارہ لے جائے۔ میرا قصور صرف اتنا ہے کہ میں غریب اور مظلوم انسان ہوں۔ میں جنرل محمد ضیاء الحق اور قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود صاحب سے دست بستہ درخواست کرتا ہوں مجھ غریب پہ رحم کر کے میری عورت بچوں اور زیورات کو دستیاب کیا جائے۔

الٰہی بخش قوم ہالہ ضلع کچھی تحصیل ستی شہر باگان (بلوچستان)

موسیٰ کالونی کراچی کی مستقل آبادکاری

آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے محکمہ آبادکاری سے اپیل ہے کہ کراچی فیڈرل ایریا ریلوے لائن کے قریب واقع موسیٰ کالونی کی مستقل آبادکاری کی جائے ۱۵ سال بیت گئے لیکن ابھی تک مستقل آبادکاری نہیں ہوئی لہٰذا حکومت ان غریب عوام پر رحم و کرم کرتے ہوئے موسیٰ کالونی کراچی کو جلد از مستقل آبادکاری کرے۔

باقی صفحہ ۲۳ پر